سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010–11

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010–11

(جمعتہ المبارک 31- دسمبر 2010، سوموار 3، منگل 4، بدھ 5، جمعتہ المبارک 7، سوموار 10، منگل 11- جنوری 2011)

(یوم الجمع 24، یوم الاثنین 27، یوم الثلاثہ 28، یوم الاربعاء 29- محرم الحرام، یوم الجمع 2، یوم الاثنین 5، یوم الثلاثہ 6- صفر المظفر 1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد22:(حصہ اول):شمارہ جات : 1تا7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،31۔دسمبر2010

جلد 22:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3

3۔	ایوان کے عہدے دار -----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	11
5۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	13
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	ناموس رسالتﷺ کے قوانین میں کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کا مطالبہ -----------	13
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ وسیاحت)	
8۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات -----------	15
9۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	50
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	سگیاں پل کے راستے لاہور میں داخل ہونے والی سڑک کو بند کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا -----------	76
11۔	ممبران اسمبلی کو حاصل استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ -----------	78
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	88
	تحاریک التوائے کار	
13۔	جوہر ٹاؤن لاہور میں بننے والا ایل ڈی اے کا ون ونڈو سیل عوام کو سہولیات فراہم کرنے میں ناکام (---جاری) -----------	89
14۔	صوبائی دارالحکومت میں تین صد سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا -----------	92

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
15۔	کورم کی نشاندہی	-----------	93
	سوموار،3۔جنوری2011		
	جلد 22:شمارہ 2		
16۔	ایجنڈا	-----------	95
17۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	97
18۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	98
	پوائنٹ آف آرڈر		
19۔	نئے سال میں ہونے والی مہنگائی پر ایوان میں بحث کروانے کا مطالبہ	-----------	99
	سوالات (محکمہ خزانہ)		
20۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	-----------	101
21۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	133
	پوائنٹ آف آرڈر		
22۔	ورک چارج ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کے متعلق حکومتی پالیسی کی وضاحت کا مطالبہ	-----------	152
	توجہ دلاؤ نوٹس		
23۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ تحصیل گوجرہ میں ڈکیتی کے دوران عورتوں اور مردوں پر ڈاکوؤں کا تشدد و دیگر تفصیلات	-----------	160
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
24۔	تحاریک استحقاق نمبر8اور33بابت سال2010کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	164
	پوائنٹ آف آرڈر		
25۔	درجہ چہارم کی بھرتی پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ	-----------	165

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26۔	مجالس قائمہ میں ترمیم کی تحریک	166
	تحاریک التوائے کار	
27۔	رائیونڈ میں نئی سبزی و پھل منڈی کی تعمیر میں تاخیر سے آڑھتیوں اور شہریوں کو مشکلات کا سامنا	168
28۔	چیک اینڈ بیلنس کا مؤثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے لاہور میں مردہ گوشت کی سرعام فروخت	171
29۔	گجرپورہ سکیم میں الاٹیوں کو ایل ڈی اے کی جانب سے تعمیر شدہ مکانوں کو خالی کرنے کے نوٹس کا اجراء	172
30۔	پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی عدم توجہ کی بناء پر لائسنس کی تجدید کرائے بغیر ہزاروں ڈاکٹروں کی پریکٹس جاری	174
31۔	گھی اور کوکنگ آئل کی قیمتوں میں بے جا اضافہ سے عوام کو مالی مشکلات کا سامنا	176
32۔	لاہور میں نقشے منظور کرائے بغیر عمارتوں کی تعمیر سے ضلعی حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان	177
33۔	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور میں انجیو گرافی مشین و دیگر اشیاء کی خرید میں کروڑوں روپے کا گھپلا	178
	سرکاری کارروائی	
34۔	آبپاشی پر عام بحث	180
35۔	کورم کی نشاندہی	187

منگل،4۔جنوری2011

جلد 22: شمارہ 3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
36۔	ایجنڈا ------------	189
37۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	191
38۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	192
	پوائنٹ آف آرڈر	
39۔	مہنگائی کے حوالے سے قرارداد پاس کر کے وفاق کوارسال کرنے کا مطالبہ ------------	197
40۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	200
41۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	240

سوالات (محکمہ ثقافت)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
42۔	خلاف روایت مہنگائی پر بحث کے وقت کورم کی نشاندہی کرنا ------------	248
	تحاریک التوائے کار	
43۔	لاہور میں محکمہ کی ملی بھگت سے مضر صحت دودھ کی سپلائی ------------	276
44۔	لاہور کے ہسپتالوں کو جاری ہونے والی ادویات انتظامیہ کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹوروں پر فروخت ہونے کاانکشاف ------------	280
45۔	محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے گنے کے کاشتکاروں کا مڈل مین کے ہاتھوں لٹنا ------------	281
46۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین کی اسامی خالی رہنے کی وجہ سے کلاس اول تا میٹرک کے نصاب کی اشاعت میں تاخیر ------------	282
47۔	سرگودھا میں غربت کے باعث لوگ گردے فروخت کرنے پر مجبور ------------	283
48۔	مظفر گڑھ میں محکمہ کی عدم توجہ کی وجہ سے ذخیرہ شدہ گندم خراب ہونے کاانکشاف ------------	284
49۔	لاہور کے جناح میڈیکل کالج میں اساتذہ کی خالی اسامیاں پُر نہ ہونے کی وجہ سے طالبات اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	285
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	سیلاب کی وجہ سے ضلع جھنگ میں موضع جوگیرہ کے مقام پر کشتیوں کا پل بنانے کا مطالبہ ----------	286
51۔	صوبے کے دیہی علاقوں میں صحت کی بہتر سہولتیں اور جدید آلات کی فراہمی کا مطالبہ ----------	288
52۔	حج اور عمرہ کے لئے سعودی عرب کا کرایہ عمومی فضائی کرایہ کے برابر کرنے کا مطالبہ ----------	295
53۔	پنجاب حکومت سے وفاقی اور دیگر صوبوں کی طرح سرکاری ملازمین کی انکریمنٹ 2010 کے موقع پر 50 فیصد ایڈہاک الاؤنس اور 15 فیصد میڈیکل الاؤنس میں اضافہ کا مطالبہ ----------	303
54۔	بھاگٹانوالہ سرگودھا ائرپورٹ کو دوبارہ چالو کرنے کا مطالبہ ----------	310
	بدھ، 5۔جنوری 2011	
	جلد 22: شمارہ 4	
55۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ----------	317
56۔	ایجنڈا ----------	319
57۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	321
58۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	322
59۔	گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے بہیمانہ قتل پر اظہار افسوس ----------	323
	جمعتہ المبارک، 7۔جنوری 2011	
	جلد 22: شمارہ 5	
60۔	ایجنڈا ----------	331

61۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	333
62۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	334
	تعزیت	
63۔	مرحوم گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	335
64۔	گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے بہیمانہ قتل پر اظہار افسوس اور غیر جانبدار انکوائری کروانے کا مطالبہ ------------	336

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار،10۔جنوری2011

جلد 22: شمارہ 6

65۔	ایجنڈا ------------	343
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	345
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	346
68۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	347
	قرارداد	
69۔	گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے بہیمانہ قتل کی پُرزور مذمت اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی ------------	348
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	350
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	379
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
72۔	مسودہ قانون نجی قرض دہی کی ممانعت پنجاب مصدرہ2007	

	کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	403
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
73۔	مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مصدرہ 2010، نشان زدہ سوال نمبر 3435، 3436 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	403
	پوائنٹ آف آرڈر	
74۔	منڈی میں آنے والی اجناس پر ساڑھے تین فیصد ٹیکس عائد کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	405

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
75۔	سابق گورنر خیبر پختونخواہ اور سابق وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	407
	پوائنٹ آف آرڈر	
76۔	واپڈا اور ارسا کا بجلی بنانے کے لئے طے شدہ فارمولے سے زیادہ منگلا ڈیم سے پانی کے اخراج سے فصلوں کے نقصان کا خدشہ ------------	418
77۔	مال روڈ پر احتجاجی جلوسوں سے تاجروں اور پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں بے جا اضافہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا ------------	420
78۔	لیڈکو اور محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے لاہور فیصل آباد روڈ کی تعمیر میں تاخیر سے ٹریفک حادثات میں مسلسل اضافہ ------------	428
79۔	قانون نجی قرض دہی کی ممانعت پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی پریشانی میں اضافہ ------------	431
	توجہ دلاؤ نوٹس	

80۔ ضلع بہاولنگر۔ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خاتون کی ہلاکت ودیگر تفصیلات ---------- 432

81۔ ضلع فیصل آباد۔چک نمبر 69ر ب ڈاکوؤں کی گھر میں گھس کر لوٹ مار،
فائرنگ اور گھر والوں پر تشدد کی تفصیلات ---------- 434

تحاریک استحقاق

82۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ---------- 436

تحاریک التوائے کار

83۔ راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار ہونے
سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان (---جاری) ---------- 437

84۔ صوبائی دارالحکومت میں تین صد سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ
کا شکار ہونے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا (---جاری) ---------- 439

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

85۔ اوکاڑہ میں محکمہ کی ملی بھگت سے مضر صحت دودھ کی سپلائی (---جاری) ---------- 442

86۔ لاہور کے ہسپتالوں کو جاری ہونے والی ادویات انتظامیہ
کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹوروں پر فروخت (---جاری) ---------- 443

87۔ محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت
سے گنے کے کاشتکاروں کا مڈل مین کے ہاتھوں لٹنا (---جاری) ---------- 445

88۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین کی اسامی خالی رہنے کی وجہ
سے کلاس اول تا میٹرک کے نصاب کی اشاعت میں تاخیر (---جاری) ---------- 446

89۔ سرگودھا میں غربت کے باعث گردے فروخت
کرنے کے کاروبار میں مسلسل اضافہ (---جاری) ---------- 447

90۔ مظفر گڑھ میں محکمہ خوراک کی عدم توجہ کی وجہ
سے ذخیرہ شدہ گندم خراب ہونے کا انکشاف (---جاری) ---------- 448

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
91۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	449
92۔	کورم کی نشاندہی -----------	450
	منگل،11۔جنوری2011	
	جلد 22: شمارہ 7	
93۔	ایجنڈا -----------	452
94۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	454
95۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	455
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
96۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	456
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	492
	پوائنٹ آف آرڈر	
98۔	مال روڈ پر احتجاجی جلوسوں سے تاجروں اور عوام کو پریشانی کا سامنا (---جاری) -----------	512
99۔	پنجاب ہاؤس اسلام آباد کا کرایہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ معزز ممبران کا ٹی اے / ڈی اے بھی بڑھانے کا مطالبہ -----------	515
	تحاریک استحقاق	
100۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	520
	تحاریک التوائے کار	
101۔	پنجاب پولیس کے تعمیر و مرمت کے منصوبوں میں کروڑوں روپے خُورد بُرد ہونے کا انکشاف -----------	521
102۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں متعلقہ ڈاکٹروں	

	کی عدم تعیناتی سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	523
103۔	پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے امتحانی شیڈول برائے	
	جماعت پنجم وہشتم میں تبدیلی کا مطالبہ ------------	524
104۔	لاہور میں سٹیزن کمیونٹی کے فنڈ سے بنائے گئے بس شیلٹروں	
	کی خراب حالت سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	526
105۔	محکمہ تحفظ ماحولیات اور ضلعی انتظامیہ کی غفلت سے غیر قانونی فیکٹریوں	
	اور کارخانوں سے لاہور میں آلودگی میں اضافہ ------------	527
106۔	چیچہ وطنی کے علاقے کی رہائشی دو لڑکیوں کا اغواء، زیادتی	
	اور متاثرہ خاندان کا اعلیٰ حکام سے انصاف کا مطالبہ ------------	528
107۔	فیکٹری ایریا کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ کے رہائشی کے اکلوتے بیٹے کا قتل،	
	ورثاء کا ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ ------------	529
108۔	پنجاب کی گرین ٹریکٹر سکیم میں بے ضابطگیوں کا انکشاف ------------	530
109۔	یوریا کھاد کی قیمتوں میں بے جا اضافہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
110۔	بلدیہ ڈنگہ ضلع گجرات میں قائم بس سٹینڈ کو ختم کرنے سے ٹریفک بلاک	
	اور بھتہ خوری میں اضافہ ------------	532
	پوائنٹ آف آرڈر	
111۔	بلا باری قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	533
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
112۔	صوبہ میں خواتین کے لئے علیحدہ ٹرانسپورٹ چلانے کا مطالبہ ------------	535
113۔	صوبہ پنجاب کے تمام شہروں میں سڑکوں کے دونوں اطراف پیدل	
	چلنے والوں کے لئے فٹ پاتھ بنانے کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ ------------	538

114۔ صوبوں کے مابین پانی کے 1991 کے معاہدہ پر عملدر آمد
اور ارسا کی تشکیل نو کا مطالبہ ------------ 539
115۔ پنجاب کے لئے جاری کردہ گیس کی لوڈشیڈنگ
کے شیڈول میں کمی کرنے کا مطالبہ ------------ 541
116۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(90)/2010/298. Dated 24th December, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 31st December 2010 at 3.00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the SALMAAN TASEER
24th December, 2010. GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،31۔دسمبر2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال2009کاایوان میں پیش کیاجانا۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال2009کو ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانامحمداقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانامشہوداحمد خان
قائدایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیرالدین خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹراسداشرف،ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	میاں یاور زمان،ایم پی اے	پی پی۔191
3۔	سردار محمد امان اللہ خان دریشک،ایم پی اے	پی پی۔249
4۔	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی،ایم پی اے	ڈبلیو۔352

3۔ کابینہ

1۔ راجہ ریاض احمد : سینئروزیر،آبپاشی وقوت برقی،کانیں، معدنی ترقی*

2۔ محترمہ نیلم جبارچودھری : وزیر بہبودآبادی

3۔ جناب تنویراشرف کائرہ : وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

4۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک،
صنعتیں*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔جولائی تا 23۔جولائی 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29۔جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (31۔دسمبر 2010 تا 24۔جنوری 2011) تفویض کیا گیا۔

6

5۔ جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وانسانی وسائل
6۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف اور
بیت المال*
7۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ وعشر
8۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو
سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی
گیری و
جنگلی حیات اور سیاحت وترقی
تفریحی
مقامات
9۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت وسرمایہ کاری
10۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات
11۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی
خواتین
اور سماجی بہبود*

12۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*

ایس اینڈ جی اے ڈی، داخلہ، پبلک

پراسیکیوشن، مواصلات و

تعمیرات اور اطلاعات*

13۔ جناب تنویر الاسلام : وزیر کھیلیں، امور نوجوانان و ثقافت

14۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و

سکول ایجوکیشن، خواندگی و

غیر رسمی بنیادی تعلیم،

ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔جولائی تا 23۔جولائی 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29۔جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (31۔دسمبر 2010 تا 24۔جنوری 2011) تفویض کیا گیا۔

15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16۔ حاجی محمد اسحاق : وزیر مال و بحالی اور کالونیز

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ طارق کیانی	:	محنت
2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر	:	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	امداد باہمی
5۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
7۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
13۔	رانا مبشر اقبال	:	
14۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی	:	
16۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

17۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
18۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
20۔	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات
21۔	جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
25۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔	چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)	:	
29۔	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔	محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
32۔	محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت وامور نوجواناں
34۔	محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی وقوت برقی
35۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق واقلیتیں

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،31۔دسمبر2010

(یوم الجمع،24۔محرم الحرام1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 44 منٹ پر زیر

صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

الرَّحْمَٰنُ ① عَلَّمَ الْقُرْآنَ ② خَلَقَ الْإِنسَانَ ③ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ⑥
وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ⑦ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ⑧
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ⑨

سُوۡرَۃُ الرَّحۡمٰن آیات1تا9

(اللہ جو) نہایت مہربان(1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی(2) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اُسی نے اس کو بولنا سکھایا(3) سُورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں(4) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں(5) اور اُسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی(6) کہ ترازو(سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو(7) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو(8) اور تول کم مت کرو(9)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دوسرا ﷺ کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفیٰ ﷺ کے لئے
حضور ﷺ نُور ہیں محمود ہیں محمد ﷺ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثنا کے لئے
میرے کریم میرے چارہ ساز و بندہ نواز
تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

(1)	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
(2)	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی۔191
(3)	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔249
(4)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو۔352

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

ناموس رسالت ﷺ کے قوانین میں کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ مسلمانان پاکستان توہین رسالت ﷺ میں ممکنہ ترمیم پر سراپا احتجاج ہیں اور آج پنجاب سمیت تمام پاکستان کے اندر ہڑتال کی call ہے۔ ہماری جماعت ناموس رسالت ﷺ کے قوانین میں کسی بھی قسم کی ترمیم کے خلاف ہے۔ ہماری جانیں، مال اور اولاد حضور ﷺ کی ناموس پر قربان ہیں۔ ہم بھی اس ایوان کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کے قوانین کے ساتھ حکومت کسی قسم کی کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔ ہم اس حوالے سے ہڑتال کرنے والوں اور اس کے محرکین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ایوان سے ایک منٹ کے لئے token walkout کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے اظہار یک جہتی کے لئے ایوان کے سب ممبران آپ کے ساتھ شامل ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ قائد حزب اختلاف بول کر چلے گئے ہیں۔ اب ہم نے وقفہ سوالات شروع کرنا ہے۔ وہ صرف ایک منٹ کے لئے token walkout پر گئے ہیں۔ اس دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جس بات پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا ہے اس حوالے سے ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ان کی اپنی مرضی ہے حالانکہ میں نے تو کہہ دیا تھا کہ اس حوالے سے سب ان کے ساتھ ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ وہ صرف token walkout پر گئے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں، ابھی واپس آ جائیں گے۔ اس معاملے میں سب مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے point out کیا ہے کہ آج توہین رسالت ﷺ کے قوانین میں ممکنہ ترامیم کے حوالے سے احتجاج ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے انہوں نے token walkout کیا ہے تو میں اس معزز ایوان کے ذریعے پنجاب اور پاکستان کے عوام کو on behalf of the Punjab Government اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ موجودہ پنجاب حکومت، اس کے coalition partners اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت سمیت کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کسی ایسی بات کی اجازت دی جائے۔ ایسے مجرم کو جو اس قسم کے الفاظ ادا کرے یا ایسی حرکت کرے جس سے کروڑوں، اربوں مسلمانوں کے دلوں کو رنج پہنچے اور اس ہستی کی طرف contempt جائے کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بنایا ہے اور اس دنیا میں اُن کا وہ مقام ہے کہ جس کا ثانی کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں اس مرحلے پر محترم قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ ضرور عرض کرنی چاہوں گا کہ جس شخص کی وردی کے لئے اس ایوان میں قرار دادیں پاس کر کے اس ایوان کی توہین کی گئی اور جس کی تعریف کی جاتی رہی اس کے زمانے میں ایسی روشن خیالی کو فروغ دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان قوتوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے جو اس وقت ان قوانین کو کالے قانون کہہ رہے ہیں یا ان کے خلاف بات کر رہے ہیں جو کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے متعلق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ توہین رسالت سے متعلق جو قوانین ہیں وہ بالکل درست ہیں اور ان میں جس سزا کا تعین کیا گیا ہے وہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔ ایک ایسا شخص جو اس قسم کی قبیح حرکت کا مرتکب ہو وہ انہی سزاؤں کا حق دار ہے۔ البتہ ہم minorities اور باقی تمام لوگوں کو بھی اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں اور ہم خود بھی اس بات کے اوپر پوری طرح سے clear ہیں کہ ان قوانین کا کسی صورت میں بھی غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے۔

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1659۔

ریلوے سٹیشن لاہور پر پرائیویٹ گاڑیوں کے غیر قانونی اڈوں کی تفصیلات

*1659: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن پر پرائیویٹ گاڑیوں کو اڈے لیز پر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لیز پر اڈے دینے کے لئے پانچ سال کا عرصہ رکھا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اڈے نیلامی کے ذریعے دیئے گئے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریلوے سٹیشن پر غیر قانونی اڈے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) یہ درست نہ ہے لاہور ریلوے سٹیشن پر کسی قسم کی گاڑیوں کو اڈے لیز پر نہ دیئے گئے ہیں۔ درحقیقت ریلوے سٹیشن کے نزدیک محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے فرنچائزڈ بنیادوں پر بسیں چلانے والی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو بسیں پارک کرنے کے لئے ڈپو الاٹ کر رکھے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا کہ ریلوے سٹیشن پر کسی قسم کا کوئی اڈا لیز پر نہ دیا گیا ہے جبکہ صرف شہری روٹوں پر چلنے والی گاڑیاں ریلوے سٹیشن کے باہر موجود bays کو برائے بار برداری مسافراں استعمال کرتے ہیں جن کی پارکنگ فیس وغیرہ کی وصولی کے حقوق پاکستان ریلوے حکام اور متعلقہ TMA سالانہ بنیادوں پر بذریعہ نیلام عام دیئے جاتے ہیں۔ کسی قسم کے اڈے کو پانچ سالہ لیز پر دیئے جانے کی بات درست نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے ریلوے سٹیشن کے باہر موجود bays کو سالانہ بنیادوں پر بذریعہ نیلام عام دیا جاتا ہے جبکہ جگہ مذکورہ پر کوئی اڈا ہے اور نہ ہی اسے پانچ سالہ لیز پر دیا گیا ہے۔

(د) چونکہ ریلوے سٹیشن پر کوئی اڈا قائم شدہ نہ ہے لہذا ایسے کسی اڈے کے خاتمے کا کوئی جواز نہ ہے۔ البتہ ریلوے سٹیشن کے قریب شہری روٹوں پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کے لئے ریلوے اور متعلقہ TMA نے مختلف bays بنا رکھے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ بسیں پارک کرنے کے لئے ڈپو الاٹ کر رکھے ہیں تو اس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! دو کمپنیوں کو ڈپو الاٹ کئے گئے ہیں ان سے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔ 1997 میں جب لاہور میں franchise system لایا گیا تو ان کمپنیوں کے ساتھ agreement کیا گیا تھا جس کے تحت ان کو اپنی بسیں پارک کرنے کے لئے ہم نے جگہ فراہم کی وہ جگہ ہم نے lease پر نہیں دی تھی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے اگلے سوال کے جواب کے جز(ب) کے آخر میں بتایا ہے کہ پاکستان ریلوے حکام اور متعلقہ ٹی ایم اے سالانہ بنیادوں پر بذریعہ نیلامی یہ ٹھیکے دیتے ہیں تو جب ان کو کوئی آمدنی نہیں ہوتی تو یہ نیلامی کس طرح کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! ان سے پنجاب حکومت کو کوئی آمدنی نہیں ہو رہی، یہ جگہ ریلوے کی ہے۔ ہماری معزز ممبر ذرا مجھے differentiate کر دیں، وہاں پر دو جگہیں ہیں ایک جگہ ایسی ہے جو private companies کو ایک agreement کے تحت دی گئی ہے اور دوسری جگہ ریلوے کی ہے جہاں پر bays بنا کر نیلامی کی جاتی ہے اور وہ جگہ چونکہ ریلوے کی ہے اس لئے اس کی آمدنی ریلوے کو جاتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! محکمہ ٹرانسپورٹ نے جو جواب دیا ہے میں اسی سے متعلق سوال کر رہی ہوں انہوں نے جواب دیا ہے کہ parking fee کی وصولی کے حقوق پاکستان ریلوے حکام اور متعلقہ ٹی ایم اے سالانہ بنیادوں پر نیلام کرتے ہیں تو ٹی ایم اے ضلعی حکومت ہی ہے جو پنجاب حکومت کا حصہ ہے، جب یہ دونوں مل کر نیلامی کر رہے ہیں تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ساری آمدنی ریلوے کو جائے اور ضلعی حکومت کو کچھ نہ ملے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ کو میری بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میرے خیال میں آپ کو بات تو سمجھ آ گئی ہو گی لیکن جو اس سوال کا جواب لکھا ہے وہ سمجھ نہیں آ رہا ہو گا۔ (قہقہے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): نہیں، نہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جہاں پر بسیں یا ویگنیں کھڑی ہوتی ہیں وہ دو جگہیں ہیں، ایک جگہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے ڈائیوو اور نیو خان کمپنی کو agreement کے تحت دی ہے وہاں سے کوئی income نہیں ہوتی اور دوسری جگہ ریلوے کی ہے وہاں پر انہوں نے bays بنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ٹی ایم اے کو کیا ملتا ہے وہ تو بتائیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جب ٹی ایم اے اس جگہ کی نیلامی کرتی ہے تو نیلامی کے اشتہارات وغیرہ پر خرچہ آتا ہے تو وہ خرچہ کون کرتا ہے اگر وہ خرچہ ضلعی حکومت کرتی ہے تو کیا ضلعی حکومت صرف خرچ کر رہی ہے اور اس کو کوئی income نہیں ہو رہی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! وہ جب نیلامی کے اشتہارات دیں گے اور نیلامی ہو گی تو اس کی TMA income کو جائے گی، وہ income Transport Department کو نہیں آ رہی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے جو پوچھنا چاہ رہی ہوں اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا تو میرا خیال ہے کہ آپ خود ہی مجھے جواب لے دیں یا میں بار بار خود اسی سوال کو repeat کروں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اصل میں بات یہ ہے کہ آپ کا سوال محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ جو TMA income کو جاتی ہے اس کا تو یہ جواب نہیں دے سکیں گے اس بارے میں تو آپ Local Government سے پوچھیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ٹی ایم اے ضلعی حکومت کا حصہ ہے اور ضلعی حکومت پنجاب حکومت میں آتی ہے اور یہ سوال محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میں نے تین دفعہ وضاحت کی ہے اور میں بڑے وثوق سے یہ بات کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر بسیں صرف parked ہوتی ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے وہ جگہ بسوں کے اڈے کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! وہ جگہ بسوں کے اڈے کی definition میں نہیں آتی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ لاہور کے اندر محکمہ ٹرانسپورٹ یا ریلوے نے جہاں declared bays کی ہوئی ہیں انہوں نے وہ کس قانون کے تحت declare کی ہیں اور انہوں نے نیو خان اور ڈائیو و کمپنی کے ساتھ کیا agreements کئے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! City District Government ان bays کو notify کرتی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر وہ bays غیر قانونی ہیں تو انہیں ختم کیوں نہیں کیا گیا اور اگر وہ bays قانونی ہیں تو ان کی قانونی شکل ہمیں provide کی جائے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈائیوو اور نیو خان کمپنی کے ساتھ جو agreements کئے گئے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میرے دوست معاملے کو کچھ الجھا رہے ہیں۔ Bus Stands, Bays and Bus Stops یہ totally different چیزیں ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف کا جواب نہایت درست ہے کہ وہ ٹی ایم اے کا function ہے جو Transport Department کے ساتھ related نہیں ہے۔ میرے colleagues ٹی ایم اے کے حوالے سے questions کر رہے ہیں جو Local Government Department کے تحت آتے ہیں لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بالکل درست جواب دے رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آگے اہم سوالات ہیں آپ ان پر جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جواب (الف) میں لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے لاہور ریلوے سٹیشن پر کسی قسم کی گاڑیوں کو اڈے لیز پر نہ دیئے گئے ہیں۔ ان دو (نہ) کا مطلب ہے کہ اڈے لیز پر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جواب (ب) میں لکھتے ہیں کہ کسی قسم کا کوئی اڈا لیز پر نہ دیا گیا ہے ان میں سے کون سا جواب صحیح ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! اڈا اور bays میں فرق ہے۔ اڈا یا بس سٹینڈ محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے اور bays ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور TMAs سے متعلقہ ہیں۔ وہ ہمارے متعلقہ نہیں ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا TMAs حکومت پنجاب کے کنٹرول سے باہر ہیں؟

جناب سپیکر: آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! کیا جز (الف) کا جواب صحیح ہے یا جز (ب) کا جواب صحیح ہے؟

جناب سپیکر: آپ دونوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھیں تو دونوں صحیح ہوں گے۔ اب اس سوال کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2445 ہے۔

فورٹ منرو کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2445: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صحت افزا مقام فورٹ منرو کا کل کتنا رقبہ ہے نیز اسکی دیکھ بھال کونسا محکمہ کرتا ہے؟

(ب) فورٹ منرو میں سال 07-2006 کے دوران کتنے سیاح آئے نیز ان سیاحوں سے حکومت کو کل کتنی آمدنی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) فورٹ منرو میں سیاحوں کو تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) فورٹ منرو میں کل کتنا سرکاری سٹاف ہے، سٹاف کے نام و پتا جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) فورٹ منرو کا رقبہ 210 ایکڑ ہے اور اس سے ملحقہ Anari Hills کا رقبہ 4051 ایکڑ ہے۔ T.D.C.P موٹل اناری ہلز میں واقع ہے۔ (ٹی ڈی سی پی) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب کا موٹل (resort) 16 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ فورٹ منرو کی دیکھ بھال محکمہ (TMA) تحصیل میونسپل اتھارٹی ٹرائیبل ایریا (tribal area) فورٹ منرو کرتا ہے۔

(ب) فورٹ منرو میں سال 07-2006 کے دوران تقریباً -/40000 سیاحوں کی آمد ہوئی اور T.D.C.P کے موٹل کو اس دوران -/37,6000 روپے کی آمدن ہوئی اور کل اخراجات -/86,023 روپے ہوئے۔

(ج) T.D.C.P موٹل فورٹ منرو میں سیاحوں کے قیام کے لئے پانچ کمروں اور ریسٹورنٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے اس علاقے میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 10-2009 میں 70 لاکھ روپے ٹی ڈی سی پی کے موٹل فورٹ منرو کی اپ گریڈیشن کے لئے بطور گرانٹ مختص کئے ہیں۔ جو 10-2009 میں مطلوبہ کام پر خرچ ہوں گے۔

(د) T.D.C.P موٹل اپریل سے اگست تک کھلا رہتا ہے ایک ٹورازم آفیسر کو ریجنل آفس ملتان سے بطور موٹل مینجر فورٹ منرو بھیجا جاتا ہے اور یہ تعیناتی عارضی طور پر پندرہ یوم کے لئے ہوتی ہے اس کے بعد دوسرا آفیسر چارج لے لیتا ہے (سٹاف کے نام و پتاجات کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جبکہ موٹل میں ایک عدد باورچی ایک ہیلپر، ایک خاکروب، فورٹ منرو سے ہی (روزانہ اجرت) لئے جاتے ہیں۔ سیزن کے ختم ہونے پر عمارت کی دیکھ بھال کے لئے ایک چوکیدار اللہ بخش فورٹ منرو پر کل وقتی فرائض سرانجام دیتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سال 10-2009 میں 70 لاکھ روپے ٹی ڈی سی پی کے موٹل فورٹ منرو کی اپ گریڈیشن کے لئے بطور گرانٹ مختص کئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 70 لاکھ روپے کی گرانٹ تھی کیا وہ خرچ کی جا چکی ہے؟ اگر خرچ ہو چکے ہیں تو ان سے کیا کیا کام کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ فورٹ منرو کا کل رقبہ کتنا ہے نیز اس کی دیکھ بھال کون سا محکمہ کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فورٹ منرو کا رقبہ 210 ایکڑ ہے اور اس سے ملحقہ Anari Hills کا رقبہ 4051 ایکڑ ہے۔ T.D.C.P موٹل اناری ہلز میں واقع ہے ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب کا موٹل (resort) 16 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ فورٹ منرو کی دیکھ بھال محکمہ تحصیل میونسپل اتھارٹی tribal area فورٹ منرو کرتا ہے۔ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ 07-2006 کے دوران کتنے سیاح آئے اور کل کتنی آمدنی ہوئی تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فورٹ منرو

میں سال 07-2006 کے دوران تقریباً 40000 سیاحوں کی آمد ہوئی اور T.D.C.P کے موٹل کو اس دوران -/37,6000 روپے کی آمدن ہوئی اور کل اخراجات -/86023 روپے ہوئے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) سے متعلق ضمنی سوال کیا ہے میں جز (الف و ب) کے جواب سے مطمئن ہوں اور نہ میں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے سیدھا جز (ج) کا حوالہ دیتے ہوئے اس سوال کا آدھا حصہ پڑھا ہے کہ 70 لاکھ روپے کی گرانٹ جو منظور ہوئی تھی کیا وہ اب خرچ ہو چکی ہے؟

جناب سپیکر: اگر ہو چکی ہے تو کن کاموں پر خرچ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ 70 لاکھ روپے حکومت پنجاب نے منظور کئے تھے لیکن وہاں ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ Resort اپریل میں کھلتا ہے اور اگست میں بند ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں چار ماہ آمدورفت رہتی ہے اور اس کی جو feasibility report بنی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہاں مزید اخراجات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہاں پر ضرورت ہوگی تو ہم بالکل وہاں اخراجات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ دن بدن سیاحوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے اور 07-2006 میں سیاحوں کی تعداد زیادہ تھی اور اب 10-2009 میں سیاح بہت کم ہو گئے ہیں اور آمدن بھی کم ہو گئی ہے۔ ہمارے ملازمین وہاں باقاعدگی سے ڈیوٹی دے رہے ہیں، جب وہ بند ہوتا ہے تو ہمارا چوکیدار دیکھ بھال کے لئے مستقل طور پر موجود ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے سیاحوں کی تعداد سے متعلق سوال نہیں کیا۔ میں تو 70 لاکھ روپے کا پوچھ رہی ہوں کہ وہ کہاں گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ 70 لاکھ روپے کا پوچھ رہی ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ 70 لاکھ روپے ہم نے خرچ نہیں کئے۔ ہم نے اس کو upgrade نہیں کیا کیونکہ ہم نے پہلے ہی اس کو facilitate کیا ہوا تھا، وہاں پر پانچ کمرے ہیں اور جو بھی facilities ہیں ہم ان کو مزید upgrade کرتے لیکن وہاں پر دن بدن loss ہو رہا ہے۔ وہ resort دوسرے صوبے کی سرحد کے ساتھ ہے اور دہشتگردی کی وجہ سے وہاں پر سیاح کم آتے ہیں۔ اگر سیاح بڑھ جائیں گے تو ہم انشاءاللہ 70 لاکھ کیا بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر:اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 15 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 48 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت ناصر شیخ:جناب سپیکر!میں اپنا ضمنی سوال شیخ علاؤالدین کو دیتی ہوں۔

محترمہ سیمل کامران:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!آپ نے پچھلے اجلاس میں بھی فرمایا تھا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوتے ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب کو یہاں ہونا چاہئے۔یہ کس قسم کے محکمے ہیں جن کے سیکرٹری صاحبان بھی نظر نہیں آتے،منسٹر صاحبان ویسے نظر نہیں آتے اور اگر منسٹر صاحبان بھولے بسرے آجاتے ہیں تو وہ تھوڑی دیر میں جواب دینے کا کہہ کر لمبے غائب ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر:چلیں،دیکھتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!جب سیکرٹری صاحب نہیں ہیں تو پھر انہیں جواب دینے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر:میرے خیال میں وہ ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔میں نہیں کہہ سکتا بہر حال وہ خود آپ کو بتادیں گے۔

معزز ممبران:وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،بیٹھے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!جز(ب)میں کہا گیا ہے کہ فورٹ منرو میں financial year 2006-07 کے دوران تقریباً 40ہزار سیاحوں کی آمد ہوئی۔اب 40ہزار سیاح وہاں پر آئے اور کل آمدنی 3لاکھ 76ہزار روپے ہوئی تو یہ -/9روپیہ فی آدمی بھی نہیں بنتی تو اس حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ وہاں پر کون سا آلہ تھا یا کون سا میٹر ہے جس سے پتا لگا کہ 40ہزار سیاح آئے ہیں؟آپ ذرا اس کے

ساتھ اخراجات پر غور فرمائیے کہ ٹوٹل اخراجات 86ہزار روپے ہوئے ہیں اور جو آدمی اس میں declare کئے گئے ہیں وہ سات ہیں تو یہ دو یا اڑھائی ہزار روپیہ مہینہ فی آدمی کہاں سے مل جاتا ہے، اگر یہ expenses کم دکھائے گئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ income بھی کم دکھائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! mostly visitors وہ ہوتے ہیں جو صرف visit کرتے ہیں لیکن وہاں پر رہائش نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس پانچ چھ کمرے ہیں ان میں جو رہیں گے تو ہم ان سے charges لیں گے اور جو ویسے visit کریں گے تو ہم ان سے charges نہیں لے سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 40ہزار بندوں کو انہوں نے کس میٹر سے گنا اور اگر 40ہزار گن لیا تو 9/- روپے فی بندہ اوسط آئی، 86ہزار روپے سال میں خرچ ہوئے اور 3لاکھ 86ہزار income آئی تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اخراجات کم دکھائے گئے ہیں، آپ خود دیکھ لیجئے کہ یہ سات بندے خود declare کر رہے ہیں کہ وہ وہاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ جتنی ضرب تقسیم نہیں آتی۔ آپ کو بہت زیادہ ضرب تقسیم آتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سٹوڈنٹ تو آپ بہت اچھے تھے۔ اللہ بخش چوکیدار مفت رہ رہا ہے، باقی لوگ بھی فی سبیل اللہ وہاں پر ہیں اور یہ بجلی کا بل کون دے رہا ہے یا کوئی جن بھوت جنریٹر لگا ہوا ہے یا کیا ہے کہ یہ financial year میں 86ہزار روپے خرچ ہوئے، آپ اتنا تو سمجھیں کہ یہ 86ہزار روپے expenses کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہاں پر ہم نے باقاعدہ رجسٹر رکھا ہوا ہے، جو لوگ وہاں پر آتے ہیں اس میں ان کا اندراج ہوتا ہے، جو لوگ ہمارے پاس stay کرتے ہیں ان کا باقاعدہ علیحدہ اندراج ہوتا ہے، ان سے جو charges وصول کئے جاتے ہیں ان کی باقاعدہ رسید ہوتی ہے اور اس کا پورا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ میں یہی بات کر رہا تھا کہ یہ سیزن اپریل سے شروع ہوتا ہے اور اگست میں بند ہو جاتا ہے تقریباً یہ چار اور ساڑھے چار مہینے چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ tourists day by day کم ہو رہے ہیں۔ یہ بات تو 2006-07 کی ہو رہی تھی، اگر میں 2009-10 کی بات

کروں تو پھر ہمیں مزید پریشانی ہوگی کہ 10-2009 کے دوران visitors کی طرف سے جو آمدنی تھی وہ اتنی کم ہوگئی ہے کہ ایک لاکھ 88ہزار روپے تک جا پہنچی ہے،اخراجات 95ہزار ہیں اور ہماری income 92 ہزار روپے ہے کیونکہ جب visitors کم ہوجائیں گے تو ہم نے اُتنا revenue generate کرنا ہے جتنے visitors وہاں پر آئیں گے۔

جناب سپیکر! visitors اس لئے نہیں آرہے کہ وہاں پر دہشت گردی دن بدن بڑھتی جارہی ہے،دہشت گردی کی لپیٹ میں تو پورا پاکستان ہے اور پورا پاکستان حالت جنگ میں ہے۔ فورٹ منرو بہت اچھا علاقہ ہے ،وہاں کے رہنے والے لوگ بہت اچھے ہیں اور ان کو پسند کیا جاتا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ ہم اس علاقہ کو مزید promote کریں اور بالکل یہ ہماری ترجیحات بھی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 2006 اور 2007 سے آگے نہیں جا سکتے ہمیں ہاؤس میں اس کا جواب دیں، financial year 2006-07 پر یہ اپنے آپ کو stuck کریں اور بالکل اصول کی بات کریں۔ اگر یہ 2009 اور 2010 کی بات کریں گے تو میں ادھر بھی جاؤں گا۔ میرا سوال بڑا clear ہے کہ 40ہزار بندہ انہوں نے کس میٹر سے گنا ہے اور اگر صرف chips بھی 40ہزار بندوں کو بھیجے جائیں تو آمدنی 20لاکھ ہوگی۔ میں صرف یہ بات کرتا ہوں کہ یہ 40ہزار ناپنے والا میٹر بتائیں اور 86ہزار روپیہ expenses کا بھی بتائیں کہ کیا یہ فی سبیل اللہ ہورہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کررہا ہوں کہ جو visitors وہاں پر آتے ہیں ہم ان سب سے charges وصول نہیں کرتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ کون سا خوش نصیب ہے جس سے یہ charges نہیں لیتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! دیکھیں، بڑی سیدھی بات ہے کہ ہمارے اور بھی resorts ہیں جیسے کلر کہار اور چھانگا مانگا ہیں تو جو visitors وہاں سیر و تفریح کرنے کے لئے جاتے ہیں اور وہاں stay نہیں کرتے تو ہم ان سے charges وصول نہیں کرتے۔ ہمارا اسٹاف وہاں موجود ہوتا ہے اور ان کے پاس اندراج کے لئے رجسٹر بھی موجود ہوتا ہے۔ اب 15۔دسمبر کو ہم نے اخبار میں اشتہار بھی دیا ہے کہ جو خواہش مند لوگ ہیں وہ آئیں، ہم اس کو lease out بھی کرنا چاہتے

ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ کسی اچھے طریقے سے گورنمنٹ کو revenue بھی آئے لیکن بد قسمتی وہی ہے جو میں نے پہلے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس 07-2006 کا ریکارڈ موجود ہے، اسے چیک کیا جا سکتا ہے اور جو revenue ہمارے پاس آیا ہے ہم نے وہی رجسٹروں میں درج کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ 86 ہزار روپے کے بارے میں بتائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کی بات تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بالکل irrelevant ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے جو بھی اخراجات کئے ہیں وہ ریکارڈ پر موجود ہیں اور چیک بھی کئے جا سکتے ہیں لیکن جو ہمارے پاس saving ہے وہ ہم نے بنک میں رکھی ہوئی ہے جس کا account بھی چیک کیا جا سکتا ہے کہ 07-2006 میں کتنے پیسے بنک میں گئے تھے۔ میرے بھائی کو اس کے علاوہ اگر اور کوئی بھی information چاہئے تو وہ بھی ہم دینے کے لئے بالکل تیار ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں سوال کیا گیا تھا کہ فورٹ منرو میں سیاحوں کو تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ T.D.C.P ہوٹل فورٹ منرو میں سیاحوں کے قیام کے لئے پانچ کمروں اور ریسٹورنٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے اس علاقے میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 10-2009 میں 70 لاکھ روپے ٹی ڈی سی پی کے ہوٹل فورٹ منرو کی اپ گریڈیشن کے لئے بطور گرانٹ مختص کئے ہیں جو 10-2009 میں مطلوبہ کام پر خرچ ہوں گے۔ اب 10-2009 کا سال ختم ہو چکا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ 70 لاکھ روپے ہیں یہ خرچ ہو چکے ہیں یا پھر یہ جواب غلط ہے؟

جناب سپیکر: آپ سن نہیں رہے تھے جب وہ جواب دے رہے تھے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں سن رہا تھا۔
جناب سپیکر: تو پھر آپ نے سنا کیا ہے؟
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اس کا جواب دیں کیونکہ اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا ہے۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس کا جواب دے چکے ہیں۔
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کا جواب نہیں دیا۔
جناب سپیکر: نہیں، اس کا جواب دے چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ 70 لاکھ روپیہ ہمارے پاس موجود ہے اور ہم نے خرچ نہیں کیا۔
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں کیوں کہا گیا ہے کہ یہ خرچ ہوں گے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ یہ غلط جواب ہے اور اس جواب میں ہے کہ یہ خرچ ہوں گے تو اس سال کو ختم ہوئے چھ مہینے گزر چکے ہیں۔ پچھلی دور حکومت میں وہاں پر Chair Lift کے لئے سروے ہوا تھا اس بارے میں پچھلی دفعہ بھی سوال آیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ اس پر بہت جلد کام ہو جائے گا۔ میں نے اس وقت بھی ان سے پوچھا تھا کہ اس کو جلد quantify کر دیں تو انہوں نے quantify نہیں کیا تھا تو اس Chair Lift کا ابھی کیا status ہے؟
جناب سپیکر: جی Chair Lift کا بھی بتائیں اور 70 لاکھ روپے کا بھی دوبارہ بتادیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ 70 لاکھ روپے حکومت پنجاب نے ہمیں دینے کا فیصلہ کیا تھا لیکن موجودہ حالات کی وجہ سے وہ 70 لاکھ روپے ہمیں نہیں ملے۔ جب یہ ہمیں نہیں ملے تو ہم نے خرچ ہی نہیں کئے اور ہم نے بالکل بتادیا تھا کہ جو on ground حالات ہیں تو اب visitors نے آنا چھوڑ دیا ہے اور ان کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ جب visitors وہاں پر نہیں آئیں گے تو پھر ہم گورنمنٹ کا قومی سرمایہ وہاں پر کیسے خرچ کر سکتے ہیں؟
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کس نے کہا ہے کہ وہاں پر visitors نہیں آتے۔ میں وہیں کا رہنے والا ہوں۔۔۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں وہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے بھائی جان کہہ رہے ہیں۔ اب بھی ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ وہاں پر Cable Car Chair Lift

لگنی چاہئے، حالات جب بھی موزوں ہوتے ہیں اور ملک کے اندر حالات ٹھیک ہوتے ہیں تو انشاء اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ وہاں پر Chair Lift لگائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے اس علاقے میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی، ابھی بڑھتی ہوئی دلچسپی یعنی ابھی وہاں کوئی نہیں آرہا تو آپ فیصلہ کریں کہ کس پر یقین کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب بھی ہم توقع رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ visitors آئیں گے، تعداد بڑھے گی اور پاکستان خوشحال ہوگا کیونکہ وہ علاقہ بڑا خوبصورت ہے۔ اس علاقے کے رہنے والے لوگ بہت اچھے ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کچھ نہیں کہتا۔ میں ہمیشہ آپ کا حکم مانتا ہوں لیکن جواب ایسے ہی آرہے ہیں۔ آپ ذرا دیکھ لیں کہ یہ کتنی بڑی contradiction ہے کہ ایک میرے جیسے آدمی نے کسی مولوی کو کہہ دیا کہ تمہارا علم صحیح نہیں ہے۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو، موت سے ڈرو، دوزخ سے ڈرو۔ یہ اس قسم کے جواب آرہے ہیں۔ آپ پڑھ تو لیں، آپ یہ دیکھ تو لیں۔ اب وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان تینوں چیزوں سے ڈرتے ہیں کہ نہیں؟ (قہقہہ)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وہاں پر کوئی سستا تنور لگائیں گے تو tourists آئیں گے، وہاں پر کوئی سستا تنور لگانے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ جب آپ کو کہیں تو اُدھر لگوا دینا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): انشاء اللہ سستا تنور بھی لگے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ سوال کا وقت ختم ہوا۔ اب next question انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5669 ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی تفصیلات

*5669: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے چیئرمین ایک سابق بیوروکریٹ ہیں اور ان کو ٹرانسپورٹ کے شعبے کا کوئی تجربہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے چیف ایگزیکٹو ایک غیر ملکی ہیں جن کو ماہانہ پانچ لاکھ روپے سے زائد کا package دیا گیا ہے، کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی کوالیفکیشن بھی ٹرانسپورٹ سے متعلقہ نہیں ہے، ان کی کوالیفکیشن بھی ٹرانسپورٹ سے متعلقہ نہیں ہے اور ان سے کتنے عرصے کا معاہدہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف)

1۔ لاہور شہر میں ٹرانسپورٹ کے بگڑتے ہوئے حالات کے پیش نظر ایل ٹی سی کا قیام عمل میں آیا جس نے لاہور شہر کی تمام قسم کی پبلک ٹرانسپورٹ کو جدید تقاضوں پر چلانے کی ذمہ داری سنبھالی۔ایل ٹی سی کا مقصد عوام الناس کو بہترین محفوظ، سستا، قابل اعتماد اور ماحول دوست بین الاقوامی معیار کے مطابق سفری سہولیات دینا ہے۔یہ ادارہ منافع کے بغیر چلنے والا ادارہ ہے جو کہ کمپنی آرڈیننس 1984 اور سیکشن 42 کے تحت رجسٹرڈ کمپنی ہے اور ضلعی حکومت کا اس کے ساتھ اشتراک ہے۔ کمپنی اپنے تمام تر معاملات بہترین تجربہ کار افراد کی زیر نگرانی چلا رہی ہے جس میں آپریشن اینڈ پلاننگ، انفراسٹرکچر، فنانس اینڈ ایڈمنسٹریشن اور انفورسمنٹ شامل ہیں انفورسمنٹ کی ذمہ داری پبلک ٹرانسپورٹ کو ان کے متعلقہ روٹس پر تمام تر قانونی تقاضوں کے مطابق کنٹرول کرنا ہے۔

2۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے اپنے اختیارات صوبائی اسمبلی میں پاس شدہ صوبائی موٹر وہیکل (ترمیمی) بل نمبر 2009 PAP-Legis-2(12)/2009/55 کے تحت حاصل کئے ہیں۔اس نوٹیفکیشن کی ایک کاپی بتاریخ 24۔اپریل 2009 "Annexure"A کے طور پر ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

3- کسی بھی بین الاقوامی ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرح ایل ٹی سی بھی چار حصوں پر مشتمل ہے جن میں پلاننگ، آپریشن، فنانس اینڈ ایڈمنسٹریشن اور ٹرانسپورٹ انفورسمنٹ شامل ہیں۔

4- LTC اربن ٹرانسپورٹ ریگولیشن اور ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں اپنی نوعیت کے اعلیٰ ترین معیار کے پراجیکٹ شروع کئے جارہے ہیں۔ جن کا مقصد عوام کے لئے سفری سہولیات میں بہتری لانا اور پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کی بجائے پبلک ٹرانسپورٹ کے استعمال کا فروغ ہے۔

5- LTC ایک منظم ادارہ ہے جو کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سربراہ چیئرمین جناب تسنیم نورانی ہیں۔ چیئرمین اور بورڈ ممبران کا انتخاب حکومت پنجاب کی زیر نگرانی عمل میں لایا گیا ایل ٹی سی کے بورڈ ممبران کی فہرست بھی Annexure "B" کے طور پر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6- جناب تسنیم نورانی صاحب نے اپنے کیئریر میں بے شمار عوامی فلاحی منصوبوں پر کام کیا ہے۔ جن میں سے ایک منصوبہ فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سوسائٹی (FUTS) کے نام سے آج بھی چل رہا ہے۔ اس کامیاب منصوبے کی مرتب کی گئی، رپورٹ Annexure "C" کے طور پر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ ایک قابل ذکر حقیقت ہے کہ چیئرمین لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا عہدہ "non executive" ہے جس کا کسی بھی قسم کا کوئی معاوضہ یا مشاہرہ نہ ہے۔ چیئرمین LTC اور پنجاب حکومت کے درمیان باہمی رابطہ کے ذمہ دار ہیں جبکہ LTC کے سی ای او مسٹر جے آئی کم ہیں جو کہ اربن ٹرانسپورٹ کا پاکستان اور پاکستان سے باہر ایک وسیع تجربہ رکھتے ہیں اور ان کی کامیابیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ یہ مسٹر کم (KIM) ہی تھے جنہوں نے پاکستان میں ڈائیوو انٹر سٹی اور اربن بس سروس کو کامیابی سے شروع کیا اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں جدید انداز کو متعارف کروایا جو کہ دیگر ٹرانسپورٹروں کے لئے قابل تقلید ہے۔ مسٹر کم (KIM) کا کہنا ہے کہ وہ کثرت افرادی قوت کی بجائے معیاری افرادی قوت کو بروئے کار لانے پر یقین رکھتے ہیں۔

(ب)

1۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے چیف ایگزیکٹو کے عہدے کے لئے ٹرانسپورٹ کے تجربے کے حامل افراد کی تلاش شروع کی گئی اس نظریہ پر عمل کرتے ہوئے حکومت کے منتخب کردہ بورڈ نے اس اہم تقرری کے لئے نہایت موزوں امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئیں۔تاہم بورڈ کی طرف سے باقاعدہ تقرری ہونے تک عارضی C.E.O کی تقرری عمل میں لائی گئی تاکہ کمپنی کے معاملات کو چلایا جاسکے۔

2۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے متفقہ طور پر C.E.O کی اس تقرری کے لئے تمام درخواستوں کی جانچ پڑتال کی اور امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔

3۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں چیف ایگزیکٹو آفیسر کی تقرری کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ 7 کلب روڈ لاہور میں انٹرویو ہوئے۔انٹرویو پینل ان ممبران پر مشتمل تھا۔

(I)	جناب تسنیم نورانی	چیئرمین لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی
(II)	جناب احسن چغتائی	فنانشل ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر پنجاب
(III)	جناب محسن لطیف	ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب
(IV)	جناب شہزاد چیمہ	سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب
(V)	جناب مہر اشتیاق	ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب
(VI)	جناب پیر سعد احسان الدین	وائس چیئرمین پی بی آئی ٹی

4۔ انٹرویو پینل نے تمام امیدواروں کے انٹرویو کئے اور متفقہ طور پر مسٹر جے آئی کم (J.I.KIM)اس تقرری کے لئے نہایت موزوں امیدوار کے طور پر منتخب کیا گیا جو کہ اربن ٹرانسپورٹ کا پاکستان اور پاکستان سے باہر ایک وسیع تجربہ رکھتے ہیں اور ان کی کامیابیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔یہ مسٹر کم(KIM)ہی تھے جنہوں نے پاکستان میں ڈائیوو انٹرسٹی اور اربن بس سروس کو کامیابی سے شروع کیا اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں جدید انداز کو متعارف کروایا جو کہ دیگر ٹرانسپورٹروں کے لئے قابل تقلید ہے۔مسٹر جے آئی کم (J.I.KIM) کے مندرجہ بالا تجربہ کی بنیاد پر ان کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور کمیٹی نے مسٹر جے آئی کم سے مراعات کے لئے مذاکرات کئے اور ان کی تقرری کو حتمی شکل دی گئی۔

5۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کی تقرری پر وزیراعلیٰ کو بھی آگاہ کیا گیا۔

6۔ کمیٹی نے بھی مسٹر جے آئی کم(J.I.KIM) کے لئے پیش کئے گئے معاوضہ کی منظوری دی جو کہ ماہانہ پانچ لاکھ روپے سے زائد ہے۔ یہ ایک قابل ذکر امر ہے کہ نومبر 2009 میں بطور چیف ایگزیکٹو آفیسر ایل ٹی سی کی جو تنخواہ کمیٹی نے مقرر کی یہ اسی معاوضہ کے برابر تھی جو کہ مسٹر کم (KIM) 2004 میں ڈائیوو افضل موٹرز کراچی میں حاصل کر رہے تھے۔

7۔ بعد ازاں دو سال کے اس معاہدہ کی منظوری اور نظر ثانی کے لئے اسے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بھیجا گیا جس کو بورڈ نے منظور فرمایا۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں نے بڑا مختصر اور سادہ سا سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا جواب تو دیکھیں کتنا لمبا ہے میرے خیال میں شیطان کی آنت سے بھی بڑا ہو گا۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس کے جواب میں ایک بڑا لمبا سا راگ درباری چھیڑ دیا گیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ LTC کا قیام لاہور شہر کی تمام قسم کی پبلک ٹرانسپورٹ کو جدید تقاضوں پر چلانے کی ذمہ داری کے لئے ہے۔ جز (الف) 4 میں یہ کہا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے کمپنی کوشاں ہے پھر اس کا پورا جو دائرہ اختیار ہے وہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے چیئرمین ہیں ان کو فلاحی کاموں اور ٹرانسپورٹ کا بڑا تجربہ حاصل ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ تاریخ تعیناتی کے دن سے انہوں نے اس ضمن میں ابھی تک کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جن کا آپ ذکر فرما رہے ہیں وہ تو اب چیئرمین نہیں ہیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال تو اس وقت کا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ چیئرمین نہیں ہیں تو جواب کم از کم up to date ہونا چاہئے تھا۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو چیئرمین انہوں نے لگائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک ضمنی سوال کریں اس کا جواب لیں پھر دوسرا کریں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ چیف ایگزیکٹو جن کی کامیابیوں کی داستان بڑی لمبی ہے اور ان کا معاوضہ پانچ لاکھ سے زائد ہے ان کی تاریخ تعیناتی بتادی جائے اور کیا اس ٹرانسپورٹ کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور اگر نہیں شروع کیا تو کب تک لاہور کی سڑکوں پر کام کرنا شروع کر دے گی؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! اب یہ دو سوال ہیں ایک چیئرمین کے متعلق اور ایک C.E.O کے متعلق یہ بتادیں کہ میں نے کس کا جواب دینا ہے؟

جناب سپیکر: پہلے تو وہ چیئرمین کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔اس کے بعد دوسرا پوچھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! چیئرمین کے متعلق یہ ہے کہ جب اس سوال کا جواب محکمے نے بنایا تھا تب چیئرمین تسنیم نورانی صاحب تھے اب چونکہ وہ چیئرمین نہیں رہے تو بتائیں اب کیا جواب دینا ہے؟

جناب شیر علی خان: آج کا جواب دیں۔(شور وغل)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جی، کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جواب آج آیا ہے تو اس کے مطابق آپ کو بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): کیا بتاؤں؟ (قہقہے)
میں سمجھ نہیں پایا بتانا کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کی تنخواہ کتنی تھی اور ان کا تجربہ کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: نہیں۔جناب سپیکر! یہ نہیں تھی میں عرض کر دوں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):: جناب سپیکر! پھر وہی بات، یہ معاملے کو اُلجھا رہے ہیں۔جو چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر کم (Mr. Kim) ہیں ان کی تنخواہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سُنتے کیوں نہیں ہیں جب وہ سوال کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ سوال باری باری کر کے پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ایک سوال کا جواب دیں، پہلے سوال کا جو انہوں نے پوچھا ہے۔(شور وغل)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میرے آس پاس لوگوں کو چُپ کروا دیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! جی، سوال دہرائیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ چیئرمین صاحب نے اتنے عرصے میں کیا کیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ بقول آپ کے اگر وہ چیئرمین نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو بتائیں کہ انہوں نے اتنے عرصے میں کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! تسنیم نورانی صاحب کی جب تعیناتی ہوئی ہے تو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، راؤ صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ This is not good.

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں نہیں ہوں، رانا صاحب تھے۔

جناب سپیکر: No please. جی، منسٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! 2009 میں تسنیم نورانی صاحب کی تعیناتی کے بعد جو ایک سال کا عرصہ گزرا ہے اس میں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے خاطر خواہ کوششیں کی ہیں اور لاہور شہر میں ٹرانسپورٹ سسٹم میں بہتری لانے کے لئے انتہائی موزوں اقدام اٹھائے گئے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم نے یہاں پر لاہور شہر میں بسیں شروع کیں۔ ہم نے نئے لوگوں کے لئے advertise کیا تاکہ نئے لوگ بسیں لے کر آئیں۔ اس میں ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے، LTC کی جانب سے ایک سمری بن کر سی ایم صاحب کو گئی کہ لاہور شہر میں جو ٹرانسپورٹرز ہیں ان کو 1250 rupees per day ان کو operational subsidy دی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو dis-heart دیئے جائیں تاکہ جو لوگ dis-heart ہو رہے تھے، ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث بسیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں تو ان کو تھوڑا سا boost up کرنے کے لئے operational subsidy کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی سمری کی منظوری سی ایم صاحب نے دے دی ہے۔ ایک تو یہ قدم دوسرا اہم اب لاہور میں، کیونکہ ابھی یہ جو پیریڈ تھا یہ سب۔۔۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: سوال چیئرمین صاحب کے متعلق تھا۔

جناب سپیکر: آپ ان کی طرف نہ دیکھیں۔ آپ مجھے بتائیں جو بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جب وہ چیئرمین تھے تب ہی یہ سارا ہوا تھا۔ پچھلے سال میں feasibilities تیار ہوئیں، مختلف پراجیکٹس ہم شروع کرنے جا رہے ہیں۔ ہم Bus Rapid Transit System شروع کرنا چاہ رہے ہیں اور کورین کمپنی کے ساتھ ہمارا memorandum بھی sign ہو چکا ہے اس کے علاوہ bus lanes بنائے جا رہے ہیں، ہم

نے نئے بس سٹاپ بنائے اور ہم traffic enforcement کے لئے نئے لوگ بھرتی کر رہے ہیں تو یہ سب اقدامات پچھلے ایک سال کے اندر ہوئے ہیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ جو چیف ایگزیکٹو ہیں مسٹر کم (Mr.Kim)، جن کی کامیابیوں کی داستان بڑی لمبی ہے ان کی تاریخ تعیناتی بتا دیں اور اس عرصے میں کیا وہ لاہور کی سڑکوں پر نئی بسیں جو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے زیر اہتمام چلنی تھیں وہ لانے میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو ان کی کارکردگی اسی طرح ہے جتنا لمبا یہ جواب ہے بغیر کسی نتیجے کے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! ان کی تعیناتی نومبر 2009 میں ہوئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے میں نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ بول لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا مختصر سا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سُنیں۔ آپ کسی اور کو بھی موقع دیا کریں۔ شیخ صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ دوسرے سوال پر تیسری دفعہ بول رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال کیا ہے اور ایک سوال آپ کی وساطت سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کسی اور کا حق نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ پہلے جو Chinese buses دی گئی تھیں وہ انہی چیئرمین صاحب نے دی ہیں، انہوں نے ہی OK کی تھیں اور ان Chinese buses کو off road کیوں کیا اس میں گورنمنٹ آف پنجاب کی کتنی equity ضائع ہوئی؟

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Excellent question.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں بھی یہی سوال کرنا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بھی اس سوال کے ساتھ مل جائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سے آگے پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آگے نہیں، ابھی نہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔ محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جیسے ابھی شیخ صاحب نے فرمایا ہے بالکل درست ہے۔ میں یہی پوچھنا چاہ رہی تھی اور یہ کہ LTC نے ابھی تک کتنی Chinese buses چلائی ہیں؟ انہوں نے جو contract کیا تھا یا لوگوں سے پیسے لئے تھے اور باقی انہوں نے جو subsidy دینی تھی کیا وہ subsidy دینے میں کامیاب ہوئے ہیں، کیا وہ بسیں آ چکی ہیں اور کتنی بسیں آئی ہیں، انہوں نے جو تسنیم نورانی صاحب کی بات کی ہے جب وہ چیئرمین تھے انہوں نے خاطر خواہ کام کیا ہے تو کیا وہ چائنا اور LTC کے ساتھ مل کر یہ کام کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، اس میں کیا خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے اس کا جواب دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! یہ Chinese buses کا جو agreement ہوا تھا یہ LTC کے قیام سے پہلے ہوا تھا اور یہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے کیا تھا وہ operational ہیں، یہاں پر کامیابی سے چل رہی ہیں، ان میں شروع میں کچھ problems آئیں، یہاں پر بہت باتیں کی گئیں کہ ان کی horse power کم ہے، ان کے ایسے معاملے ہیں لیکن کچھ بھی نہیں ہے وہ Chinese buses ابھی بھی چل رہی ہیں، وہ بالکل off road نہیں ہوئی ہیں، سڑکوں پر چل رہی ہیں اور کامیابی سے چل رہی ہیں۔ دوسرا اب جو ڈیوٹی کا مسئلہ ہے وہ شیخ صاحب کا fresh question ہے میں کسٹم ڈیپارٹمنٹ سے ان کی جو ڈیوٹی پڑی ہے اس کی رسید ان کو منگوا دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے لفظ equity بولا ہے، duty نہیں بولا۔ equity or duty میں فرق ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ equity ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): Sorry میں سمجھا شاید ڈیوٹی ہے۔

شیخ علاؤالدین: ڈیوٹی کا تو ہمیں بھی پتا ہے کہ کیا ڈیوٹی ہے۔ CKT duty بھی پتا ہے، CBU duty بھی پتا ہے اور custom duty بھی پتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، آپ بیٹھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! شیخ صاحب کو بہت پتا ہے۔ یہاں پاکستان کے عوام کے بھرپور مطالبے پر حکومت پاکستان نے پانچ سال پرانی گاڑیوں کی امپورٹ کرنے کی اجازت دی تھی لیکن local manufacturers کی اجارہ داری نے وہ notification بھی معطل کروادیا ہے۔ ان کو سارا پتا ہے کہ ڈیوٹیاں کتنی پڑتی ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس وقت چیئرمین ایل ٹی سی کون ہیں کیونکہ تسنیم نورانی صاحب تو اب نہیں رہے۔ اس وقت چیئرمین اور سیکرٹری کون ہیں، اس محکمے کو کون run کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! اس وقت چیئرمین خواجہ احمد حسان ہیں جو پہلے بورڈ آف ڈائریکٹر کے ممبر تھے اب وہ چیئرمین ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے لئے fresh question آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! میں بتا دیتا ہوں کہ بورڈ آف ڈائریکٹر کے وہ پہلے ممبر تھے، بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہوئی ہے جس میں قانون کے مطابق اور جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا بل اسی ایوان میں پاس ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ سوال کا جواب آ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں آپ کی اجازت سے اس کا جواب دوں۔ اگر تو آج میں یہ ثابت نہ کر سکا کہ 2005 ماڈل کی پانچ سال پرانی کرولا گاڑی منگوائیں تو وہ 14 لاکھ 65 ہزار روپے کی پڑے گی اور میں ایک کروڑ روپے damages دوں گا۔ نہیں تو یہ صرف دس لاکھ روپے ایدھی کو damages دے دیں اور دوسرا میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا، دس لاکھ آدمیوں کا روزگار اس مقامی انڈسٹری سے وابستہ ہے اور آپ کی وساطت سے یہ

عرض کروں گا کہ 2005 ماڈل کی گاڑی یہ ہمیں منگوا دیں۔ یہ میرا فیلڈ ہے میرے ساتھ یہاں پر بات کر لیں یا پھر باہر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: علیٰحدہ بات کر لیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! خواجہ حسان کا تو بتائیں ان کی approval کس نے دی اور ان کا اس فیلڈ میں کیا تجربہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے اگلے سوال کی طرف جانا ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! کیا ان کا ٹرانسپورٹ میں بہت تجربہ ہے؟

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میرا یہ سوال ہے کہ پاکستان میں local manufacturers کی اجارہ داری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وہ سوال ختم ہو گیا اس سوال پر ہم over ہو گئے ہیں اور اب آگے چلے گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: سوال نمبر 3085 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں تفریحی مقامات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3085: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کون کونسے تفریحی مقامات محکمہ ہذا کے تحت ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات دی جا رہی ہیں؟

(ب) 09-2008 میں ان مقامات کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور یہاں سے کتنی آمدن ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ہذا کے تحت کوئی تفریحی مقام نہیں ہے۔

(ب) کیونکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ہذا کا کوئی resort نہ ہے اس لئے کوئی فنڈ 2008-09 میں مختص نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ "وہاں پر کوئی تفریحی مقام نہیں ہے"۔ میں ان سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا وہاں کے لوگوں کو کسی تفریح کی ضرورت نہیں ہے، اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ حکومت ان لوگوں کے لئے صحت افزا مقام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، گوجرانوالہ کے متعلق بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جو سوال تھا اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ہذا کے تحت کوئی تفریحی مقام نہیں ہے کیونکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ہذا کا کوئی resort ہے اور نہ ہی ہم نے اس پر کوئی پیسا خرچ کیا ہے لیکن ہم ارادہ رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی حالات ٹھیک ہوئے ہم سیاحت کو ہر ڈسٹرکٹ level پر لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: سوال نمبر 5795۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں بھرتی کی تفصیلات

*5795: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ٹریفک وارڈنز کو ڈیپوٹیشن پر بطور ٹرانسپورٹ انسپکٹر لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں بھیجا گیا ہے، ان ٹریفک وارڈنز کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کو کس بنیاد اور معیار پر منتخب کر کے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں بھیجا گیا ہے؟

(ب) کیا لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی اپنے ٹرانسپورٹ انسپکٹرز بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا مستقبل میں بھی ٹریفک وارڈنز کو ہی بطور ٹرانسپورٹ انسپکٹر ڈیپوٹیشن پر لیا جائے گا، اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ بھرتی کب تک ہونے کا امکان ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں جن ٹریفک وارڈنز نے کام کیا ہے وہ ڈیپوٹیشن پر نہ آئے تھے بلکہ اٹیچمنٹ پر آئے تھے۔ ان کا طریقہ انتخاب لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے نہیں دیا جاتا بلکہ D.I.G ٹریفک نے ہی منتخب کر کے بھیجے ہیں۔ اس ضمن میں پہلے 10 ٹریفک وارڈنز اٹیچمنٹ پر آچکے ہیں۔

(ب) جیسا کہ ٹرانسپورٹ انسپکٹر کی ملازمت کی اہلیت ایک خاص ٹریننگ سے منسلک ہے جس کے انتظامات لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے پاس نہ ہیں اور نہ ہی صرف 250 انسپکٹروں کے لئے یہ صلاحیت بنائے جانا ممکن ہے۔اس کے پیش نظر لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے فیصلہ کیا کہ صرف ان لوگوں کو بھرتی کیا جائے جن کا بطور ٹریفک وارڈن تجربہ رہا ہو۔اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار دیئے گئے اور DIG ٹریفک کے دربار میں بھی اعلانات کئے گئے۔اب تک 51 لوگ ٹریفک وارڈنز لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں بھرتی کئے گئے ہیں مزید ٹریفک وارڈن کی بطور ٹرانسپورٹ انسپکٹر بھرتی چیف منسٹر کی منظوری کے فوری بعد کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب والا! اس سوال میں پوچھا یہ گیا تھا کہ "ٹریفک وارڈن کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کو کس بنیاد اور معیار پر منتخب کر کے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں بھیجا گیا ہے" یہ جواب تو دے دیا گیا ہے کہ "وہ deputation پر نہیں بلکہ attachment پر آئے تھے" طریقہ انتخاب کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا بس یہ کہہ دیا گیا کہ "ڈی آئی جی ٹریفک نے ہی منتخب کر کے بھیجے ہیں"۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: پہلے سوال کا تو جواب لے لیں اس کو تو clear ہونے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! انہوں نے تعداد پوچھی تھی کہ کتنے ٹریفک وارڈنز کو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں deputation پر بھیجا گیا ہے۔ اس کا جواب ہم نے یہ دیا ہے کہ وہ attachment پر بھیجے گئے ہیں، deputation پر نہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے دس بتائے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! Initially دس لوگ بھیجے گئے تھے لیکن بعد میں پھر وہ بھی ٹریفک ڈیپارٹمنٹ نے withdraw کر لئے تھے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ صرف ان لوگوں کو بھرتی کیا جائے جن کا بطور ٹریفک وارڈن تجربہ رہا ہو اور ان کی بطور ٹرانسپورٹ انسپکٹر بھرتی کی جائے گی۔

یہ جو ٹریفک وارڈنز کے طور پر کام کر رہے ہیں ان کی بطور ٹرانسپورٹ انسپکٹر کیسے بھرتی کریں گے وہ تو پہلے ہی سرکاری ملازم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! جب محکمے نے اس سوال کا جواب بھیجا تھا تب سوچ بچار کا ایک process چل رہا تھا کہ جو traffic enforcement Inspectors بھرتی کئے جانے ہیں ان کا کیا طریق کار ہونا چاہئے۔ جب یہ جواب بھیجا گیا تب یہی سوچا گیا کہ جو لوگ ٹریفک وارڈنز ہیں انہی کو کسی طریقے سے بھرتی کر لیا جائے کیونکہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے محکمے سے resign کر دیا تھا اور ہم لوگوں نے اس کو opt کر لیا لیکن اب ہماری یہ پالیسی change ہو گئی ہے ہم نے باقاعدہ اس کا ایک add دیا ہے اس add کے مطابق اب یہ ضروری نہیں ہے، لازم نہیں ہے کہ وہ بندہ ٹریفک وارڈن ہی ہو، کوئی بھی عام شہری جو اس کی requirements پر پورا اترتا ہو گا اس کا test لیا جائے اس کو transparent بنانے کے لئے National Testing Service کے ذریعے بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اس کے ذریعے test ہو رہے ہیں اخبارات میں اس کے اشتہارات بھی دیئے گئے اور 3۔جنوری کو اس کے test ہیں اس کے بعد ان کی ٹریننگ ہو گی۔ PTS چوہنگ میں جو ٹریننگ سکول ہے اس میں ان کی ٹریننگ ہو گی اور پھر اس کے بعد وہ ہمارے محکمے میں کام کریں گے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب والا! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ٹریفک وارڈن نے استعفیٰ دیا ہے اور اس کے بعد ان کو وہاں پر رکھا گیا ہے۔ اس سے پہلے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "attachment پر لیا گیا ہے" ایک تو یہ بات ہے کہ میرے سوال کا جواب یہاں پر غلط دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ deputation اور attachment میں کیا فرق ہے اور اگر وہ attachment پر آئے تھے تو پھر درمیان میں ان کا استعفیٰ کہاں سے آ گیا؟

جناب سپیکر: آپ نے اس کے بارے میں پہلے کچھ کہا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! آپ نے کیا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ attachment یا deputation پر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! اس کی مختلف نوعیت ہے، کچھ لوگ ایسے ہیں جو وہاں سے resign کر کے ہمارے پاس آئے ہیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: کل دس افراد کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کیا فرق ہے؟ اس میں کتنی categories ہیں کیا کچھ لوگ استعفیٰ دے کر آئے ہیں، کچھ لوگ بھرتی کئے گئے ہیں، کچھ deputation پر آئے ہیں، کل دس افراد آئے ہیں اس کا کوئی واضح جواب دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! پھر تھوڑا سا confuse ہو گئے ہیں، initially شروع شروع میں دس لوگ attachment پر آئے تھے۔۔۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب والا! جواب تو آج آیا ہے۔ آپ جواب پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! یہ جواب آج نہیں آیا۔ آج میں زبانی جواب دے رہا ہوں اور LTC کی میں current position بتا رہا ہوں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جواب نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جواب تو House میں آج پیش کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے جواب نہیں آیا؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پارلیمانی سیکرٹری خود کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جب ہم نے جواب دیا ہے اس وقت کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! میں محترمہ کو بتاتا ہوں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جواب آج نہیں آیا، اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہمارے محکمے سے جواب آج نہیں آیا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آج جواب کیوں نہیں آیا، کیا محکمے کو پتا نہیں کہ آج ان کا دن ہے؟

جناب سپیکر: آپ سننے کی کوشش تو کریں کہ کیا بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! ان کو میری بات کے معنی سمجھ نہیں آرہے، مفہوم سمجھ نہیں آرہا۔ (قہقہے)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ان کو سمجھانے کا طریقہ آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بیٹھیں۔ تشریف رکھیں۔ وہ ان کے سوال کا جواب دے رہے ہیں آپ درمیان میں ایسے نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): میں آپ کو بتاتا ہوں۔ شروع میں دس ٹریفک وارڈنز کی ہمارے محکمے کے ساتھ attachment ہوئی۔ ٹریفک پولیس نے یہ کہا کہ ہمارے پاس چونکہ تعداد پہلے ہی بہت کم ہے۔ ہم آپ کو یہ لوگ نہیں دے سکتے اور انہوں نے وہ لوگ withdraw کر لئے اس کے بعد کچھ وارڈنز ایسے تھے جنہوں نے already اپنی کسی ذاتی مجبوریوں کے تحت resign کیا ہوا تھا یا کچھ لوگوں کو ہمارا جو package تھا وہ زیادہ بہتر لگا تو ان لوگوں نے resign کر دیا اور ان کو پھر ہم نے LTC میں opt کر لیا۔ یہ شروع شروع کی بات ہے لیکن اب ہم نے باقاعدہ 200 لوگوں کی بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہار دے دیا ہے اس کا تین تاریخ کو test ہے اس test میں جو لوگ پاس ہوں گے وہ بھرتی ہوں گے اور اس کے بعد regular سارا چلتا رہے گا۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اگر انہوں نے اب 200 افراد کی بھرتی کے لئے اشتہار دیا ہے تو جو لوگ پہلے کام کر رہے ہیں وہ کس مد میں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اس سوال کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: سوال نمبر 3086 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر لاہور کی ڈویلپمنٹ کی تفصیلات

*3086: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر لاہور کی ڈویلپمنٹ کا کام کب سے شروع ہے اور موقع پر کون کون سا کام ہو رہا ہے؟

(ب) یہ ٹورسٹ ریزارٹ کب، کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا؟

(ج) اس وقت اس ریزارٹ کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے، کتنا ابھی باقی ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(د) اس ٹورسٹ ریزارٹ پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں یا فراہم کرنے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر پر ڈویلپمنٹ کا کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) ابھی تک T.D.C.P نے واہگہ کے مقام پر کوئی ریزارٹ نہیں بنایا ہے مگر T.D.C.P کے پاس چھ کنال جگہ اس مقصد کے لئے موجود ہے۔ جس پر ماضی میں پلاننگ بھی کی گئی لیکن مختلف N.O.C,s کے اجرا نہ ہونے کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا اس کی حال ہی میں fencing کی گئی ہے۔

(ج) ابھی واہگہ بارڈر پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ صرف چاروں طرف سے تار لگا کر نشاندہی کی گئی ہے۔

(د) ابھی تک یہاں پر کوئی سہولت میسر نہیں جبکہ مستقبل میں واہگہ بارڈر ریزارٹ پر درج ذیل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ ہے:۔

ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر، ریسٹورنٹ، سوئمنگ پول، 5 بیڈ روم، ان ڈور کلب، سوونیر شاپ، منی گاف کلب، B.B.Q، کار پارکنگ، کیمپنگ ایریا وغیرہ۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ب) میں کہا ہے کہ مختلف N.O.Cs کے اجراء نہ ہونے کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا اس کی حال ہی میں fencing کی گئی ہے۔ میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ مختلف N.O.Cs سے کیا مراد ہے، یہ کن کن محکمہ جات سے جاری کروانے تھے اور جاری کیوں نہیں ہو سکے؟ پہلے مجھے اس کا جواب دے دیں اس کے بعد میں اگلا ضمنی سوال کروں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے چھ کنال جگہ خریدی جس کی رجسٹری باقاعدہ ٹورزم ڈیپارٹمنٹ کے نام ہو چکی ہے لیکن وہ بارڈر کا ایریا ہے اور پاک افواج کا ہے۔ ہم نے وہاں باقاعدہ apply N.O.Cs کئے تھے لیکن وہ ہمیں نہیں ملے۔ اس میں N.L.C involve ہے۔ وہاں پہلے ہی P.T.D.C کا resort بنا ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے ہم نے انہیں جو last letter لکھا تھا اس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے لیکن ابھی تک ہمیں اس کا جواب نہیں ملا۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ اب اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو devolution ہوئی ہے اس میں یہ معاملہ حل ہو جائے گا اور P.T.D.C کا وہ resort بھی حکومت پنجاب کو مل جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ resort بننا چاہئے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ ہم نے اس کے N.O.C کے لئے process adopt کیا ہوا ہے اور ہم مزید کوشش کریں گے کہ آرمی سے جو N.O.Cs لینے ہیں وہ مل جائیں۔ انشاء اللہ یہ resort ضرور بنے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب کے جز (د) میں بھی یہی جواب دیا ہے کہ ارادہ رکھتے ہیں۔ میرا یہی سوال ہے کہ یہ کب تک کا ارادہ رکھتے ہیں؟ چونکہ انہوں نے اس پر بھی انشاء اللہ کہہ کر بات آگے ڈال دی ہے حالانکہ یہ سوال بھی ایک سال پرانا ہے۔ اگر انہوں نے اس سوال کا جواب بھی یہی انشاء اللہ والا دینا ہے تو پھر بے شک جواب دینے کے لئے اٹھنے کی تکلیف نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: اس کے بغیر تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے آخری لیٹر 2010-1-8 کو بھیجا تھا جس پر وہاں کے بریگیڈئر غلام اکبر صاحب کی طرف سے ہمیں تحریری جواب بھی ملا ہے ہم وہاں پر انفارمیشن سنٹر بنانا چاہتے تھے، وہاں پر پانچ بیڈ روم بنانا چاہتے تھے، ہم وہاں پر indoor games اور منی گالف کلب بھی بنانا چاہتے تھے، ہم وہاں پر کار پارکنگ سٹینڈ بھی بنانا چاہتے تھے۔ اب ہم نے اس چھ کنال کی جگہ پر باڑ لگا دی ہے وہ جگہ باقاعدہ حکومت پنجاب کے پاس آ چکی ہے اور ہم نے اس کی possession بھی لے لی ہے۔

جناب سپیکر: fencing ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ ہم اس معاملے کو بہت جلد resolve کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سلسلے میں کوئی time frame بتا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایک بات کی ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کی implementation کے بعد اس پر کام شروع کریں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6322 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور۔روٹ پرمٹ جاری کرنے کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6322: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 08-2007، 09-2008، 10-2009 میں ضلع قصور میں کتنے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے، ان سے کتنی آمدنی ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے روٹ پرمٹ کینسل کئے گئے؟

(ج) ضلع قصور میں کتنی کمپنیوں اور اشخاص کو روٹ پرمٹ دیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع قصور میں بسوں، ویگنوں کے کتنے اڈے ہیں کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ اور کون کون سی کلاس کے سٹینڈز ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف)

سال 08-2007	جاری شدہ تعداد ی روٹ پرمٹ 620	آمدن۔/1,757,100 روپے
سال 09-2008	جاری شدہ تعداد ی روٹ پرمٹ 560	آمدن۔/1,756,050 روپے
سال 2009 تا 30-04-2010	جاری شدہ تعداد ی روٹ پرمٹ 551	آمدن۔/988,650 روپے

(ب) 346 عدد

(ج) ایک کمپنی نیو سٹار بس سروس کو آٹھ عدد روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ 1723 اشخاص کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔

(د) ضلع قصور میں سرکاری اڈے 6 عدد جو کہ تمام کے تمام، "سی" کلاس سٹینڈ ہیں اس کے علاوہ 6 عدد پرائیویٹ سٹینڈ ہیں جو کہ "ڈی" کلاس بس سٹینڈ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: ابھی ٹھہریں۔آپ کیا کر رہے ہیں؟ آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔جی، محترمہ!

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ سال 08-2007 میں جاری شدہ تعداد روٹ پرمٹ 620 اور اس کی آمدن۔/1757100 ہے۔سال 09-2008 میں جاری شدہ

تعداد روٹ پرمٹ 560 ہے اس کی آمدن -/1756050 روپے جبکہ سال 10-2009 میں جاری شدہ تعداد روٹ پرمٹ 551 ہے لیکن اس کی آمدنی -/988650 روپے ہے۔یہ 7 لاکھ 68 ہزار 450 روپے کا فرق ہے۔روٹ پرمٹ کا difference تو لگتا ہے لیکن آمدنی میں اتنا فرق ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ 620 اور 551 میں ساٹھ ستر روٹس کا فرق پڑ گیا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ roads کے حساب سے routes کی ABC categories ہیں۔A category کی فیس اور ہے اور B category کی فیس اور ہے۔ممکن ہے کہ 10-2009 میں جو routes آئے ہیں وہ C and D categories کے زیادہ ہوں جس وجہ سے ان کی آمدنی کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ ممکن کی بات نہ کریں۔آپ محکمے کے ذمہ دار ہیں۔یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔آپ کو exact figures کا پتا ہونا چاہئے کہ کیا وجہ ہے؟ آئندہ سے احتیاط کریں۔اب انہیں اس بات پر تسلی ہو گئی ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ ABC categories ہیں لیکن جواب میں تو categories کا ذکر تک نہیں کیا گیا اس میں تو سال کا ذکر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! انہوں نے categories کا پوچھا ہی نہیں تھا بلکہ انہوں نے پوچھا تھا کہ آمدنی کتنی ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ پوچھ لیں گے۔اب آپ اسے چھوڑ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): یہ تو ضمنی سوال کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پر آ جائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ 346 روٹس کینسل کئے گئے ہیں۔ابھی محترمہ نے بڑا valid سوال پوچھا تھا۔چونکہ آپ کا تعلق بھی ٹرانسپورٹ سے رہا ہے بلکہ ہے اس لئے آپ کو پتا ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں-میرا ٹرانسپورٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے-

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! شیخ صاحب جانتے ہیں---

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! محترمہ کو شک ہے کہ شاید آپ شیخ صاحب کے حصہ دار ہیں-

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! شیخ صاحب بہت competent ہیں اور وہ ٹرانسپورٹ کے متعلق ساری بات جانتے ہیں-میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو 346 روٹس کینسل کئے ہیں کیا ان لوگوں کو کہیں accommodate کیا گیا ہے؟ ٹرانسپورٹر نام تو بہت بڑا ہے لیکن ایک گاڑی میں پانچ پانچ، چھ چھ خاندان پل رہے ہوتے ہیں-ایک ویگن یا بس چلنے سے کتنے گھرانے چلتے ہیں لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ انہوں نے جو روٹس کینسل کئے ہیں انہیں کہیں accommodate کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ جو 346 روٹ کینسل ہوئے ہیں آپ نے انہیں کہیں accommodate کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جو روٹ کینسل کئے جاتے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ جو گاڑی وین یا بس قانون، رولز کے مطابق چلتی ہے اس کا روٹ کینسل نہیں کیا جاتا بلکہ جو قانون اور rules mentioned سے ہٹ کر چلتی ہے یا اپنا روٹ پورا نہیں کرتی، روٹ پر کچھ اور لکھا ہوتا ہے یا پھر وہ over loading کرتی ہے تو اس وجہ سے روٹ کینسل کئے جاتے ہیں اس لئے ہم انہیں تو accommodate نہیں کر سکتے-

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شاید انہیں detail معلوم نہیں، جب LTC announce کی گئی تھی تو اس نے کہا تھا کہ چونکہ ہماری بسیں heavy duty ہیں لہذا چھوٹی فلائنگ کوچز کو راستے سے ہٹایا جائے لیکن یہ نہیں سوچا گیا کہ جب چھوٹی فلائنگ کوچز کو ہٹایا جائے گا تو اس سے کتنے خاندان مریں گے، کتنے خاندان بھوکے بیٹھیں گے، کیا انہوں نے تو صرف LTC کو promotion دینے کے لئے روٹ کینسل کئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! محترمہ لاہور قصور روٹ کی بات کر رہی ہیں جو فیروزپور روڈ پر چلتا ہے۔انہیں بھی لاہور قصور والی ویگن کا بہت پتا ہے-جب ہم یہ بسیں لے کر آئے تو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا یہ اعتراض تھا کہ منی بس اور ویگن یادگار سے چل کر کاہنہ تک سواری اٹھاتی اور وہیں سے واپس آتی تھی اور قصور تک نہیں جاتی تھی بلکہ وہ بسوں کو بھی interrupt

کرتی تھی جس وجہ سے ہم نے انہیں ایک alternate routes دیا کہ قصور سے آنے والی بس اتفاق ہسپتال کے ساتھ bridge سے باہر جائے گی پھر رائے ونڈ روڈ اور بند روڈ سے ہوتی ہوئی جائے گی لیکن یہ پھر بھی اس کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ہم نے تو لاہور میں ٹریفک نظام کی بہتری کے لئے یہ کیا ہے۔چونکہ ویگنوں میں تو سواریوں کی تذلیل کی جاتی ہے۔انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح اندر ٹھونسا جاتا ہے۔ ان کے روٹ کینسل ہونے کی یہ وجہ تھی اور اب ہم یہاں بسوں کا سسٹم لائے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! وہ روٹ بند روڈ سے اور سیکرٹریٹ سے ہوتا ہوا یادگار پہنچتا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اس میں سفر کرنے والے غریب لوگوں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہے بلکہ انہوں نے انہیں بھیڑ بکریاں کہہ دیا۔انہوں نے کن لوگوں کو بھیڑ بکریاں کہا ہے؟ انہیں صحیح طریقے سے جواب دینا چاہئے۔ یہ ان انسانوں کو بھیڑ بکریاں کہہ رہے ہیں جو فلائنگ کوچز میں سفر کرتے ہیں۔فلائنگ کوچز میں، میں، وزیر موصوف یا پارلیمانی سیکرٹری سفر نہیں کرتے بلکہ اس میں وہ غریب لوگ سفر کرتے ہیں جن کو انہوں نے بھیڑ بکریاں کہا ہے۔انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔وہ غریب لوگ ہیں، غریب ڈرائیور اور غریب کنڈیکٹر ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ اب سوالات کا وقت ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میں بھی محکمہ ٹرانسپورٹ کے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

فورٹ منرو اور لال سوہانرا ریزارٹس میں سویٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3152: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فورٹ منرو اور لال سوہانرا ریزارٹس کتنے سویٹس پر مشتمل ہیں اور کیا محکمہ ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) 2007-08 اور 2008-09 میں ان ریزارٹس کی آمدن کتنی ہوئی، کیا آمدنی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے یا کمی اگر کمی ہو رہی ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان ریزارٹس پر ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ ان کی آمدنی میں اضافہ کیا جا سکے؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) T.D.C.P کے فورٹ منرو ریزارٹ پر پانچ بیڈ رومز اور ایک ڈائننگ ہال اور لال سوہانرا ریزارٹ چھ بیڈ رومز اور ڈائننگ ہال پر مشتمل ہے۔ ٹورسٹ کی کم تعداد کی وجہ سے T.D.C.P ان مقامات پر اور سویٹس یا کمروں کے اضافے کا ارادہ نہیں رکھتی، لیکن اگلے مالی سال میں فورٹ منرو اور لال سوہانرا کے ریزارٹس کی تزئین و آرائش و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کام کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں بالترتیب 70 لاکھ اور ایک کروڑ کی رقوم رکھی گئی ہیں۔

(ب) فورٹ منرو:۔

آمدن برائے سال 2007-08	3,08,576/- روپے
آمدن برائے سال 2008-09 (جولائی 2008 تا اپریل 2009)	1,47,257/- روپے

وجوہات:۔

2008-09 میں غیر ملکی اور ملکی سیاحوں کی آمد کم رہی اس لئے آمدنی میں کمی رہی ہے۔

لال سوہانرا:۔

آمدن برائے سال 2007-08	6,88,996/- روپے
آمدن برائے سال 2008-09 (جولائی 2008 تا اپریل 2009)	7,31,697/- روپے

(ج) محکمہ ان ریزارٹس کی آمدنی بڑھانے کے لئے منصوبہ بنا رہا ہے اور حکومت نے اگلے مالی سال میں دونوں ریزارٹس کے لئے جو فنڈز فراہم کئے ہیں وہ اسی پلاننگ کے تحت استعمال کئے جائیں تاکہ مزید ٹورسٹ ان ریزارٹس کا رخ کریں۔

لاہور تا شیخوپورہ، یادگار چوک پر بس / ویگن سٹاپ کی بحالی

6337: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا شیخوپورہ جانے والی ویگنوں اور بسوں کا سٹاپ چوک یادگار لاہور پر تھا مگر حکومت نے اسے شاہدرہ موڑ چوک شفٹ کر دیا ہے، جس سے مسافروں کو سفر کرنے کے لئے دقت پیش آتی ہے؟

(ب) کیا حکومت لاہور سے شیخوپورہ جانے کے لئے ویگنوں اور بسوں کا سٹاپ دوبارہ چوک یادگار بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے لاہور شیخوپورہ روٹ کی گاڑیاں (چوک یادگار) مینار پاکستان چوک کو بطور بس سٹاپ استعمال کر رہی ہیں۔اس روٹ پر اور دیگر انٹر سٹی روٹوں پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کے بہاؤ کو رواں دواں رکھنے کے لئے ان کو جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ میں آمدورفت کے لئے "One Way" کی بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے۔ان روٹوں پر چلنے والی ٹرانسپورٹ لاہور شہر میں داخل ہوتے وقت براستہ "مینار پاکستان چوک" لاری اڈا تک جا سکتی ہے اور آزادی چوک میں "راوی چرغہ" کے سامنے سواریاں اتارنے کی سہولت دی گئی ہے جبکہ لاری اڈا بادامی باغ سے شیخوپورہ جانے کے لئے گاڑیاں سبزی منڈی راوی لنک روڈ کا راستہ استعمال کر سکتی ہیں جن کو ٹریفک پولیس نے "نیازی شہید فلائی اوور" کے نیچے سواریاں بار کرنے کی سہولت رکھی ہے۔

جہاں تک بھاٹی سے شیخوپورہ روٹ پر چلائی جانے والی ویگنوں کا تعلق ہے ان کا کیونکہ "One Way" روٹ قابل عمل نہ ہے اس لئے ان کو بھی لاہور شہر میں داخلہ کے وقت "راوی چرغہ" کے سامنے سواریاں اتارنے کی سہولت دی گئی ہے جبکہ بھاٹی سے شیخوپورہ

جاتے وقت ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو آزادی چوک "اعظم شادی ہال" کے سامنے سروس روڈ پر سواریاں بار کرنے کی اجازت ہے۔
اس طرح کے انتظامات سے مسافروں کو کوئی دقت در پیش نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے چونکہ لاہور شیخوپورہ روٹ کی گاڑیوں کو چوک یادگار /آزادی چوک میں بس سٹاپ کی سہولت پہلے سے مہیا شدہ ہے لہذا اس کی دوبارہ بحالی کی ضرورت نہ ہے۔

ڈیرہ غازی خان، ٹورازم کارپوریشن کو ریسٹ اینڈ ریکری ایشن ایریا بنانے کا مسئلہ

*4190: جناب **محمد محسن خان لغاری**: کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان سخی سرور روڈ پر ٹورازم کارپوریشن کے تحت Rest and Recreation ایریا کب بنا؟

(ب) اگر مذکورہ ایریا مکمل ہو گیا ہے تو کیا فنکشنل بھی ہو گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کب تک فنکشنل ہو جائے گا؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ڈیرہ غازی خان کوئٹہ روڈ سخی سرور کے مقام پر ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب نے زائرین اور سیاحوں کی سہولیات کے پیش نظر یہ منصوبہ سال 08-2007 میں تکمیل کو پہنچایا۔ یہ منصوبہ 06-2005 میں شروع کیا گیا۔ ابتدائی طور پر 32 کنال جگہ محکمہ جنگلات سے لی گئی جس کی منظوری حکومت نے جولائی 2005 میں دی بعد ازاں محکمہ جنگلات سے 20 کنال اراضی مزید حاصل کی گئی۔ مذکورہ منصوبہ کل 52 کنال پر مشتمل ہے اور مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں:-

-1	گراونڈ فلور ریسٹورنٹ	2ہال	گنجائش 50 افراد فی ہال
-2	فسٹ فلور	2ہال	ایک برائے Indoor joy land اور دوسرا تقریبات وغیرہ کے لئے

-3 واش رومز و دیگر سہولیات موجود ہیں مثلاً مسجد، وضو کی جگہ، پارکنگ، ٹیوب ویل، بجلی، ملازمین کے لئے رہائش گاہ، باؤنڈری وال وغیرہ۔

4- PC-1 کے مطابق منظور شدہ لاگت 58.928 ملین روپے ہے جس میں کیپٹل ہیڈ کے تحت 54.115 ملین روپے اور ریونیو ہیڈ کے تحت 4.768 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ریلیز کئے گئے۔

5- یہ منصوبہ 16-05-2006 کو منظور ہوا اور محکمہ C&W نے تعمیر کا کام کیا۔

6- اس منصوبہ کا ڈیزائن چیف آرکیٹیکٹ، پنجاب نے بنایا۔ تعمیراتی کام 2006-07 مالی سال میں شروع ہوا۔ اس منصوبے کے لئے ملنے والے فنڈز اور ان کے استعمال کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

Year	Cap.	Rev	Total
2005-06	-	0.050M	0.050M
2006-7	25.000M	4.718M	29.718M
2007-08	28.615M	-	28.615M
	53.615M	4.768M	58.383M

7- ریونیو ہیڈ کے تحت فنڈز فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ایم ڈی، ٹی ڈی سی پی کے PLA اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کئے گئے جس کے تحت T.D.C.P نے سخی سرور منصوبہ کے لئے مندرجہ ذیل آئٹمز کی خریداری کی:

آئٹم	تعداد	قیمت
1-ٹویوٹا ہائی ایس وین (ایر کنڈیشنڈ) برائے ٹورسٹ	1عدد	20,20,000/-
2-ہنڈا موٹر سائیکل (70 سی سی) برائے دفتری امور دہی کے لئے	1عدد	53,890/-
3-جنریٹر 15KVA	1عدد	5,06,250/-
4-سپلٹ ٹائپ اے سی (ڈیڑھ ٹن)	10عدد	3,65,800/-
5-کیبنٹ ٹائپ اے سی (7 ٹن)	4عدد	16,26,280/-
6-الیکٹرک واٹر کولرز	4عدد	1,00,000/-

علاوہ ازیں Landscaping کا کام محکمہ جنگلات سے کروانے کے لئے مبلغ -/300000 روپے ان کو ادا کئے ریونیو ہیڈ کے تحت -/28,264 روپے کی بچت کی گئی۔

(ب) مذکورہ منصوبہ مالی سال 2007-08 کے اختتام پر مکمل ہو چکا ہے لیکن ابھی فنکشنل نہیں ہوا جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:-

- واپڈا اتھارٹیز کی طرف سے الیکٹرک کنکشن دینے میں دیر کی گئی دوران تعمیر الیکٹرک کنکشن کے لئے درخواست دی گئی اور مورخہ 12-01-07 کو MEPCO (Wapda) کی جانب سے مبلغ -/481575 روپے کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا جو محکمہ پراونشل بلڈنگز ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے توسط سے مورخہ 27-01-07 کو جمع کروایا گیا لیکن MEPCO کی جانب سے میٹریل کی عدم دستیابی کی وجہ سے الیکٹرک کنکشن کی تکمیل نہ ہو سکی۔

- بعد ازاں MEPCO(واپڈا) کی جانب سے مورخہ 24-11-08 کو سپلیمنٹری ڈیمانڈ نوٹس جاری کر دیا گیا جس کے تحت مبلغ/-214125 روپے بطور اضافی رقم طلب کئے گئے۔
- اس سلسلے میں واپڈا اتھارٹیز سے درخواست کی گئی کہ سپلیمنٹری ڈیمانڈ نوٹس کا جواز کیسے بنتا ہے جبکہ تاخیر بھی MEPCO ہی کی جانب سے کی گئی اور اوریجنل ڈیمانڈ نوٹس بروقت جمع کروایا جا چکا ہے لہذا اوریجنل ڈیمانڈ نوٹس کے مطابق ہی الیکٹرک کنکشن مہیا کیا جائے۔اس سلسلہ میں کافی کوشش کی اور ڈی سی اوڈیرہ غازی خان سے مدد حاصل کی گئی کافی کوشش کے بعد MEPCO نے اصل ڈیمانڈ نوٹس کے تحت کام کرنے کی رضامندی ظاہر کی۔
- الیکٹرک کنکشن نہ ہونے کے سبب ٹیوب ویل نہ چلنے کی وجہ سے پانی کی عدم دستیابی نے landscape کے کام کی تکمیل کو بھی متاثر کیا اور نہ ہی اس ریزارٹ کو فنکشنل کیا جاسکا۔
- MEPCO(واپڈا) کی جانب سے مورخہ 01-08-09 کو الیکٹرک کنکشن کے سلسلے میں میٹریل مختص کر دیا گیا اور اس وقت سے کنکشن مہیا کر دیا گیا ہے۔
- اس ریزارٹ کو فنکشنل کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار مورخہ 03-07-08 کو دیا گیا مگر کوئی Bid موصول نہ ہوئی۔دوبارہ اشتہار مورخہ 25-08-09 کو دیا جس کے جواب میں تین پارٹیوں نے Bids دیں مگر وہ قابل قبول نہ ہونے کی وجہ سے از سر نو مورخہ 09-10-09 کو اخبار میں اشتہار دیا گیا جس کے جواب میں ایک Bid موصول ہوئی جس کے بعد مورخہ 22-12-09 کو روزنامہ نوائے وقت میں اشتہار دیا گیا ہے۔ Bids موصول ہونے کے بعد اس ریزارٹ کو فنکشنل کر دیا جائیگا۔

لاہور تا گوجرانوالہ، ڈائیوو بس سروس کی بحالی کا مسئلہ

*6338: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آج سے تین سال پہلے لاہور تا گوجرانوالہ ڈائیوو بس سروس کا اجراء کیا گیا تھا جس سے مسافروں کو بہت آسانی ہوتی تھی یہ سروس بند کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت ڈائیوو بس سروس لاہور تا گوجرانوالہ دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ ڈائیوو کمپنی نے ائیر کنڈیشن بس سروس لاہور تا گوجرانوالہ شروع کی تھی لیکن کمپنی کو چند مسائل کی وجہ سے اس روٹ پر بس سروس کا جاری رکھنا موزوں نہ تھا لہذا کمپنی نے یہ سروس اپنے طور پر بند کر دی تھی۔اب ڈائیوو بس کمپنی نے پبلک کی سفری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ ایکسپریس بس سروس شروع کر دی

ہے جس کو شروع ہوئے تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور سروس کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ انٹر سٹی منظور شدہ روٹوں پر کوئی بھی ٹرانسپورٹر یا ٹرانسپورٹ کمپنی اے سی یا نان اے سی بس کے لئے مجاز اتھارٹی سے قانون کے مطابق روٹ پرمٹ حاصل کر سکتی ہے اور اس روٹ پرمٹ کے اجرأ کے لئے کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈائیوو نے دوبارہ لاہور تا گوجرانوالہ بس سروس شروع کر دی ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں تفریحی مقامات کی تفصیلات

*5061: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا ڈویژن میں کون کونسے تفریحی مقامات محکمہ ہذا کے تحت ہیں؟

(ب) 2008-09 میں تربیت واران سے محکمہ کو کتنی آمدنی ہوئی اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سرگودھا ڈویژن میں واقع کوئی بھی تفریحی مقام محکمہ ہذا کے تحت نہیں ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ ہذا کے تحت کوئی تفریحی مقام نہیں ہے۔اس لئے محکمہ کی کوئی آمدنی اور اخراجات نہیں ہیں۔

سرگودھا۔محکمہ ٹرانسپورٹ کی آمدن و اخراجات اور دیگر تفصیلات

*6361: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا سے محکمہ کو سال 2008-09 اور 2009-10 کے دوران کتنی آمدن کس کس ذرائع سے ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

(د) گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ سے کتنی آمدن ان سالوں کے دوران ہوئی ہے؟

(ہ) گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا طریق کار اور شرائط کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے 12 ملازمین کام کر رہے ہیں-ملازمین کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب)

سال	روٹ پرمٹ	فٹنس سرٹیفکیٹ	جرمانہ	ٹوٹل
2008-09	Rs. 53,11,400/-	Rs. 48,50,000/-	Rs. 7,25,000/-	Rs. 10886400/-
2009-10	Rs. 48,94,400/-	Rs. 40,75,700/-	Rs. 6,32,000/-	Rs. 9602100/-
ٹوٹل	Rs. 1,02,05,800/-	Rs. 89,25,700/-	Rs. 13,57,000/-	Rs. 2,04,88,500/-

نوٹ:-2009-10 کی تفصیل 30-4-2010 تک کی ہے-

(ج)

سال	بجٹ	اخراجات = تنخواہ، ٹی اے، بجلی، ٹیلی فون، پی او ایل وغیرہ
2008-09	Rs. 3783000/-	Rs. 3149124/-
2009-10	Rs. 3154000/-	Rs. 2386352/-
ٹوٹل	Rs. 69,37,000/-	Rs. 55,35,476/-

(د) جز (ب) میں تفصیل ملاحظہ کی جا سکتی ہے-

(ہ) موٹر وہیکل رولز 1969 کی شق نمبر VI کے تحت گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں-گاڑی کا مالک گاڑی کو معائنہ کے لئے موٹر وہیکلز ایگزیمنر کے سامنے پیش کرتا ہے اور پھر گاڑی کو چیک کرنے کے بعد اس کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے- فٹنس سرٹیفکیٹ کی میعاد چھ ماہ ہوتی ہے-

ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر لاہور کی ڈویلپمنٹ کی تفصیلات

*5062: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹورسٹ resort واہگہ بارڈر لاہور کی ڈویلپمنٹ کا کام کن مراحل میں ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ب) یہ کتنے رقبہ پر قائم کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے زمین کتنی رقم سے خرید کی گئی؟

(ج) اس منصوبہ کا کل تخمینہ لاگت کیا ہے جب یہ شروع کیا گیا تھا اس وقت تخمینہ لاگت کیا تھا اور اب کیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر لاہور کے مقام پر کوئی بھی ڈویلپمنٹ کا کام نہیں ہو رہا ہے۔
2003 میں خریدے گئے 6 کنال اور 18 مرلے رقبہ پر صرف fencing کا کام ہوا ہے۔
2008 میں NLC حکام نے T.D.C.P سے رابطہ کیا ہے اور اس خرید کردہ رقبے کو دوسری کچھ اور جگہ سمیت "کراس بارڈر ٹرمینل" کی establishment کے لئے مانگا ہے۔ یہ establishment پرائم منسٹر ڈائریکٹو کے تحت ہو رہی ہے۔جبکہ T.D.C.P اس جگہ پر ایک ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں محکمہ ہذا نے نومبر 2008 میں جائینٹ سیکرٹری (CP) وزیراعظم سیکرٹریٹ سے درخواست کی کہ وہ تجویز کردہ منصوبہ برائے تعمیر ٹورسٹ ریزارٹ بمقام واہگہ بارڈر چیک پوسٹ کا معاملہ وزارت دفاع کے پاس لے جایا جائے تاکہ وزیر دفاع محکمہ ہذا کے حق میں ضروری N.O.C ان اجرا کرے تاکہ منصوبہ کو A.D.P کے ذریعے شروع کیا جا سکے تاحال وزیراعظم سیکرٹریٹ سے اس ضمن میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

(ب) یہ ریزارٹ 6 کنال اور 18 مرلے رقبہ پر تعمیر کیا جائے گا اور مذکورہ رقبہ 2003 میں بعوض 9 لاکھ 60 ہزار روپیہ میں خریدا گیا تھا۔

(ج) اس منصوبہ کے لئے C.M directive کے تحت 05-2004 میں 5.84 ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن ڈیفنس حکام نے بارڈر کے نزدیک ہونے کے باعث اس کی تعمیر کے لئے N.O.C جاری نہیں کیا تھا۔

لاہور۔دفتر پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ، آمدن و اخراجات
اور عملہ کی تعداد و تفصیل

*6394: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کا لاہور میں دفتر موجود ہے، اگر ہاں تو کہاں اور کب سے؟

(ب) اس دفتر میں موجود عملے کی مکمل تفصیلات مع نام، عہدہ اور گریڈ بیان کی جائے؟

(ج) 09۔2008 کے اخراجات اور آمدن کی مکمل تفصیل مع ٹیلی فون، بجلی و دیگر سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کا دفتر لاہور میں ہے اور یہ 11/A ایجرٹن روڈ لاہور بالمقابل فلیٹیز ہوٹل ٹرانسپورٹ ہاؤس میں ہے۔

(ب) اس دفتر میں موجود عملہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کی زیر نگرانی گولڈن شیک ہینڈ سکیم کے تحت ریٹائرڈ ملازمین کو باقاعدہ ماہانہ پینشن کی ادائیگی، عدالتی کیسوں کی پیروی و دیگر متفرق امور سرانجام دے رہا ہے عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	گریڈ
1-چودھری محمد اقبال	ڈائریکٹر فنانس	17
2-محمد رفیق ملک	پی اے	16
3-محمود الحسنین کاظمی	اسسٹنٹ آڈٹ	12
4-محمد اسلم	اسسٹنٹ لیگل وایڈ من	12
5-مرزا سلیم بیگ	سینئر کلرک (کورٹ)	10
6-محمد حنیف بھٹی	سینئر کلرک	9
7-عابد اقبال غوری	جونیئر کلرک اکاؤنٹس	5

(ج) سال 09-2008 کے اخراجات کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:-

تنخواہیں و دیگر الاؤنسز	1559807/- روپے
گروپ انشورنس	170000/- روپے
میڈیکل چارجز	5190/- روپے
پنشن کنٹریبیوشن	40564/- روپے
صفائی ستھرائی کے اخراجات	54425/- روپے
پینشن کمیوٹیشن / ڈیتھ لیو سیلری	1030163/- روپے
آنریریم اینڈ ریوارڈ / یونیفارم و بیجز / رمضان پیکج	54600/- روپے
پرنٹنگ سٹیشنری / پوسٹیجز / فوٹو کاپی وغیرہ	112376/- روپے
وہیکل رننگ اینڈ مین ٹیننس	231165/- روپے
لیگل، پروفیشنل اینڈ ریٹینرشپ فیس (ایڈووکیٹس)	438419/- روپے
ریپیئر چارجز	125565/- روپے

سکیورٹی چارجز(میسرز حطف سکیورٹی سسٹم)	-/991003روپے
انٹرٹیمنٹ	-/5430روپے
متفرق اخراجات	-/11912روپے
بکس اینڈ پبلیکیشنز	-/7094روپے
ٹیلیفون چارجز	-/100222روپے
بجلی کے اخراجات(بذمہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ)	- - - - - - -
ٹریولنگ اینڈ کنوینس	-/41914روپے
جی پی ایف	-/4200روپے
ٹوٹل	-/4984049روپے
پینشن سال(09-2008)	-/335162476روپے

آمدن کی تفصیل:-

آمدن بذریعہ کرایہ کوارٹرز	-/56931روپے
متفرق آمدن	-/58693روپے
لینڈرینٹ چارجز	-/11642روپے
ہائر چارجز	-/1095روپے
ٹوٹل	-/128361روپے

باغ شہیداں مری کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5092: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) باغ شہیداں مری کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ باغ کب قائم کیا گیا تھا؟

(ج) اس باغ پر سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ ہوئی؟

(د) اس باغ کے لئے سال 10۔2009 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) اس سال اس باغ میں کون کون سے کام کروانے مقصود ہیں ان کاموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(و) اس باغ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ز) اس باغ میں عوام کی سیر و تفریح کے لئے کیا کیا سہولیات موجود ہیں؟

وزیر سیاحت(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس باغ کا کل رقبہ 25 کنال ہے جس میں 10 کنال پر باغ واقع ہے اور اس 10 کنال میں سے صرف 4 کنال بطور باغ استعمال ہو رہا ہے جس میں تین تالاب ہیں ایک مسجد اور ایک ریسٹورنٹ ہے۔

(ب) یہ باغ 1965 میں شہدا کشمیر کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ج) محکمہ ہذا نے 08-2007 اور 09-2008 کے دوران اس باغ پر کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(د) حال ہی میں محکمہ ہذا نے باغ کی تزئین و آرائش کے سلسلے میں تکنیکی مالی تجاویز طلب کیں۔ محکمہ ہذا نے اس باغ کی تزئین و آرائش کے سلسلے میں حال ہی میں ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام ارسال کی ہے جس میں تخمینہ لاگت مبلغ 66.85 ملین روپے بیان کی گئی ہے محکمہ ہذا ارسال کردہ سمری کے جواب کا منتظر ہے۔

(ہ) باغ کے ارد گرد حفاظتی باڑ، داخلی دروازہ، سکیورٹی چیک پوسٹ اور انفارمیشن بوتھ کی تعمیر، فوڈ کورٹ کی تعمیر، لینڈ سکیپنگ کا کام، فوارہ کی تعمیر، بیٹھنے کے لئے بنچوں کی فراہمی، بارشوں سے بچاؤ کے شیڈ، بچوں کے جھولے، مردوں اور عورتوں کے لئے بیت الخلا کی تعمیر، پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی، سکیورٹی الارم اور آگ سے بچاؤ سامان، سٹور اور سکیورٹی گارڈ کے لئے کمرے کی تعمیر اور دوسری ضروری اشیائی فراہمی جو کہ باغ کی خوبصورتی میں اضافہ کریں گی۔

(و) اس باغ میں کوئی ملازم کام نہیں کر رہا ہے فی الحال مری TMA کے لوگ وقتی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

(ز) اس باغ میں ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ ہے اور بچوں کے لئے دو عدد جھولے ہیں۔

سٹوڈنٹ ٹکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6395: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری، غیر سرکاری اور دینی مدارس کی طالبات اور طلباء کو بسوں میں سفر کرنے کے لئے ٹکٹ پر رعایت ملتی ہے، اگر ہاں تو کتنی نیز اس رعایت سے مستفید ہونے کا طریقہ کیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

طلباء اور طالبات کو بسوں میں سفر کرنے کے لئے ٹکٹ پر حکومت پنجاب کی طرف سے رعایت نہیں دی جا رہی تاہم حکومت پنجاب طالب علموں کی سفری مشکلات سے آگاہ ہے۔ طالب علموں کو ٹرانسپورٹ کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ، تعلیم اور منصوبہ بندی وترقیات نے باہمی طور پر اس سلسلے میں جامع منصوبہ بندی کی ہے۔پہلے مرحلے کے طور پر پنجاب کے بڑے شہروں میں قائم تعلیمی اداروں کو ٹرانسپورٹ کی ضروریات کے مطابق بسوں کی فراہمی کے لئے جامع منصوبہ بندی کی جا رہی ہے جس سے طالب علموں کو مستقل بنیادوں پر ٹرانسپورٹ کی سہولتیں میسر ہو سکیں گی۔

ٹی ڈی سی پی کے قیام کا مقصد و دیگر تفصیلات

*5093: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) T.D.C.P کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ ہوئی، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں، ان گاڑیوں کی مرمت/تیل پر خرچ کردہ دو سالوں کے دوران رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس میں گریڈ18 اور اوپر کی اسامیاں کتنی ہیں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) T.D.C.P کے قیام کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1) پاکستان میں سیاحتی صنعت کی ترقی کے لئے اقدامات کرنا اور اس سے منسلک کاروباری سرگرمیاں کرنا۔

2) سیاحوں کو تمام سہولیات، مراعات، خدمات، مدد، حوصلہ افزائی، رعایت اور تفریح کی سہولیات کا بندوبست کرنا اور فراہم کرنا۔

3) سیاحوں کو تمام قسم کی تفریح فراہم کرنے کے لئے ہوٹل، ریسٹورنٹ،کیفے، ریسٹ ہاؤسز، کیمپنگ سائٹس، سپورٹس فیلڈز، سکیٹنگ، واٹر سکیٹنگ، ہنٹنگ، لاجز، کلب، سنیما، تھیٹر، کیسینو، تفریحی پارک،اکیوریم،ہالیڈے ریزارٹس وغیرہ کاڈیزائن بنانا،قائم، تعمیر اور چلانا۔

4) سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے ملک کی تاریخ،ثقافت آرٹ، لٹریچر،تاریخی مقامات اور سیاحتی دلچسپی کے دیگر اقدامات کی پبلسٹی کرنا تاکہ کارپوریشن کو منافع حاصل ہو۔

5) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے ترقیاتی فنڈز حاصل کرنااور ان کو کارپوریشن کی نئی سیاحتی سہولیات فراہم کرنے کے لئے استعمال کرنا۔

6) جامع ترقیاتی منصوبہ بندی کے جاری عمل کے مقصد کے تحت صوبہ کے لئے ٹورازم ماسٹر پلان تیار کرنا اور مختلف وقفوں کے بعد ان ترقیاتی منصوبوں کو صوبائی ADP کے ذریعے حاصل شدہ فنڈز کے ذریعے دوبارہ ترتیب دینا۔

7) پنجاب میں ٹورازم انڈسٹری کی ترقی و ترویج کرنااور سیاحت سے متعلقہ کاروبار کو پنجاب اور کہیں اور (دوسرے صوبوں وغیرہ) میں جاری رکھنا۔

(ب)

* مالی سال2007-08 کے دوران محکمہ ہذا کو مبلغ 39.686 ملین روپے وصول ہوئے اور یہ رقم 100 فیصد تعمیراتی منصوبہ جات پر خرچ کر دی گئی۔

* مالی سال2008-09 کے دوران محکمہ ہذا کو مبلغ 118.421 ملین روپے موصول ہوئے اور 107.673 ملین روپے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے گئے۔خرچ شدہ رقم کاتناسب 91فیصد وصول کی گئی رقم پر بنتا ہے۔

(ج) مالی سال2007-08 کی خرچ شدہ رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

سکیم کانام	وصول کردہ رقم	خرچ شدہ رقم
کھبوٹ کے مقام پر سیاحتی سہولت کی تعمیر	9.021	9.021 100فیصد
سخی سرور روڈ نزد ڈی جی خان کوئٹہ روڈ پر سیاحوں کی سہولیات کے لئے منصوبے کا قیام	28.615	28.615 100فیصد
چنیوٹ کے قریب سیاحوں کی سہولیات کے لئے پہلے سے مکمل شدہ منصوبے تزئین وآرائش کاکام	2.050	2.050 100فیصد
کل میزان	39.686	39.686

مالی سال2008-09 کی خرچ شدہ رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

سکیم کانام	وصول کردہ رقم	خرچ شدہ رقم
کھبوٹ کے مقام پر سیاحتی سہولت کی تعمیر	15.591	15.487 98فیصد
پتریاٹہ چیئرلفٹ کی تزئین وآرائش کاکام	79.227	79.227 100فیصد

ٹریڈ سنٹر واقع ایم اے جوہر ٹاؤن میں ٹورازم لمپلیکس کی تعمیر کا کام	13.603	12.979 95 فیصد	
جھیکا گلی تامری چیئر لفٹ / کیبل کار کی تنصیب کے سلسلے میں فیزیبیلٹی سٹڈی	10.000		
کل میزان	118.421	107.693	

(د) ٹی ڈی سی پی کے پاس 22 سرکاری گاڑیاں ہیں۔جن میں 9 کاریں سوزو کی جیپ دو عدد وین، ایک سوزوکی بولان دو عدد بیڈ فورڈ ٹرک 6 عدد موٹر سائیکل شامل ہیں۔ان گاڑیوں پر پچھلے دو سالوں میں اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل ذیل میں ہے:۔

2007-08

گاڑیوں کی مرمت کے اخراجات	4,70,199/-روپے
تیل پر اٹھنے والے اخراجات	17,38,343/-روپے

2008-09

گاڑیوں کی مرمت کے اخراجات	2,80,747/-روپے
تیل پر اٹھنے والے اخراجات	18,73,283/-روپے

(ہ) ٹی ڈی سی پی کے اپنے گریڈ ہیں تاہم حکومت پنجاب کی جانب سے مندرجہ ذیل عہدیداران تعینات ہیں:۔

نام	عہدہ	گریڈ
1۔میاں وحید الدین	مینجنگ ڈائریکٹر	BS-20
2۔عائشہ زرین صدیق	جنرل مینجر ایڈ من	BS-19
3۔شہزاد رضا سید	جنرل مینجر فنانس	BS.19
4۔طارق محمود جاوید	جنرل مینجر (آپریشنز)	BS-19

لاہور۔کرایہ نامہ، ٹرانسپورٹ اور وصولی سے متعلقہ تفصیل

*6495: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں جنوری تا مارچ 2010 سٹاپ ٹو سٹاپ حکومت نے کتنا کرایہ مقرر کیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں اکثر ٹرانسپورٹر حضرات مقرر کردہ کرایوں سے زائد وصول کرتے ہیں جس پر مسافروں اور کنڈیکٹر حضرات کے درمیان بحث و تکرار کے ساتھ ساتھ لڑائی جھگڑے بھی ہوئے؟

(ج) حکومت مذکورہ صورتحال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حکومت پنجاب، محکمہ ٹرانسپورٹ نے لاہور کے شہری روٹوں پر چلنے والی گاڑیوں کے کرایوں کا تعین مورخہ 9۔فروری 2010 کو مندرجہ ذیل شرح سے کر رکھا ہے۔

کرایہ فی سواری	فاصلہ کی تعداد
13.00	0-4 کلومیٹر
18.00	4,1-8 کلومیٹر
22.00	8,1-14 کلومیٹر
25.00	14,1-22 کلومیٹر
27.00	22-1 اور اس سے زیادہ

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع لاہور کے شہری روٹوں پر فی الوقت کسی قسم کی اوور چارجنگ کی شکایت نہ ہے۔ بلکہ اکثر ٹرانسپورٹر مقررہ شرح سے بھی کم یعنی -/10 روپے فی سواری کے حساب سے کرایہ وصول کر رہے ہیں جبکہ اوور چارجنگ کی شکایت کی صورت میں ان کے خلاف بمطابق قانونی کارروائی کی جاتی ہے چونکہ کرائے کی اوور چارجنگ فی الوقت سرزد نہ ہو رہی ہے لہذا اس وجہ سے کسی جھگڑے کا احتمال نہ ہے۔

(ج) فی الوقت ایسی کوئی صورتحال نہ ہے تاہم اگر کوئی ایسی صورتحال پیدا ہوئی تو موقع محل کے مطابق اس کے تدارک کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ڈی جی خان، تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*5512: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کو تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان کے مقام پر کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ فورٹ منرو کے مقام پر چیئر لفٹ لگانے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ ہذا نے جنوبی پنجاب کے لوگوں کو سیاحت کی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے فورٹ منرو کے مقام پر ایک ٹورسٹ ریزارٹ قائم کر رکھا ہے جو کہ مندرجہ ذیل سہولیات پر مشتمل ہے:۔

1- ریسٹورنٹ
2- 5عدد بیڈرومز مع اٹیچ باتھ رومز
3- سرونٹ کوارٹرز

پنجاب ٹورازم نے ان سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے حکومتی پالیسی کے تحت BOT Basis پر چلانے اور تزئین و آرائش کرنے کے لئے مورخہ 10-02-2010 کو اخبار میں اشتہار دیا جس کے تحت پرائیویٹ سیکٹر سے ٹیکنیکل اور فنانشل تجاویز مانگی گئیں۔ تجاویز دینے کی آخری تاریخ 06-02-2010 تھی جس کے لئے کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی۔

(ب) جنوبی پنجاب میں سیاحوں کی سہولیات کے پیش نظر فورٹ منرو کے مقام پر چیئر لفٹ / کیبل کار کی تنصیب کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے سے پیشتر چیئر لفٹ کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروانے کے لئے کنسلٹنٹ M/S EGC (Pvt) Ltd کو یہ کام سونپا گیا۔ جنہوں نے فورٹ منرو میں چیئر لفٹ کی تنصیب کے لئے مکمل فزیبلٹی سٹڈی رپورٹ تیار کی اور PC-1 بھی تشکیل دیا۔ چیئر لفٹ / کیبل کار کی تنصیب کا تخمینہ 1392.838 ملین روپے لگایا گیا لیکن پی اینڈ ڈی بورڈ گورنمنٹ آف پنجاب نے اس کا تخمینہ بہت زیادہ ہونے کے سبب مالی سال 08-2007 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا۔

فیصل آباد۔ویگنوں اور بسوں کے روٹس و دیگر تفصیلات

*6896: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے روٹس پر ویگنیں اور بسیں چل رہی ہیں؟

(ب) ہر روٹ پر بسوں کی تعداد اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ج) مزید کس کس روٹس پر حکومت بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر میں ٹرانسپورٹ کی انتہائی کمی ہے، حکومت اس کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) فیصل آباد شہر میں 12 روٹس پر ویگنیں اور بسیں چل رہی ہیں جن کی تفصیل جز (ب) میں بیان کی جائے گی۔

(ب) ہر روٹ پر بسوں اور ویگنوں کی تعداد اور مالکان کے نام درج ذیل ہیں:۔

(A) جن روٹس پر صرف بسیں چل رہی ہیں:۔

روٹ نمبر	تعداد بسیں	نام مالک
B-6	14	چودھری خالد بشیر، بشیر سنز میٹرو
B-11	14	چودھری عاصم نذیر منتھار میٹرو و چودھری خالد بشیر، بشیر سنز وغیرہ

(B) جن روٹس پر صرف ویگنیں چل رہی ہیں:۔

روٹ نمبر	تعداد ویگن	نام مالک
B-3	8	فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی
B-9	60	۔ایضاً۔
B-10	93	۔ایضاً۔
W-13	73	۔ایضاً۔
W-17	77	۔ایضاً۔
W-19	103	۔ایضاً۔
W-20	143	۔ایضاً۔
W-22	34	۔ایضاً۔

(C) جن روٹس پر بسیں اور ویگنیں مشترکہ چل رہی ہیں:۔

روٹ نمبر	تعداد بسیں	نام مالک	تعداد ویگن	نام مالک
B-1	13	چودھری خالد بشیر، بشیر سنز میٹرو	28	فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی
B-5	2	۔ایضاً۔	3	۔ایضاً۔

(ج) حکومت ہر اس روٹ پر شہر میں C.N.G بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے کوئی پارٹی / کمپنی / ٹرانسپورٹر مذکورہ معیار کے مطابق بسیں چلانے کے لئے تیار ہو۔

(د) حکومت پنجاب نے دوسرے بڑے شہروں کے علاوہ فیصل آباد میں بھی C.N.G بسیں چلانے کے لئے بذریعہ اخبارات خواہش مند پارٹیوں / ٹرانسپورٹروں کو مدعو کیا اور ٹرانسپورٹرز حضرات کو قائل کرنے کے لئے سیکرٹری ٹرانسپورٹ اور ایڈیشنل سیکرٹری

ٹرانسپورٹ نے بھی آر ٹی اے فیصل آباد میں متعدد میٹنگز کیں اوران کو حکومت پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ کی RFP پالیسی کے مطابق بشمول سبسڈی مختلف قسم کی مراعات کی بھی پیشکش کی گئی، مورخہ 22-06-2010 کو فیصل آباد میں سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے ٹرانسپورٹروں سے RFP پالیسی کے تحت بسیں چلانے کے لئے کاوش کی ہے اور جلد ہی اس شہر میں C.N.G بسوں کی سروس شروع ہو جائے گی۔

محکمہ سیاحت کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6046: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ سیاحت پنجاب میں کل کتنے ملازمین ہیں، گریڈ وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) پنجاب میں سیاحت کو ترقی دینے کے لئے آئندہ پانچ سال کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے اور کون سے نئے منصوبے زیر غور ہیں؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ٹورازم اینڈ ریزارٹ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں اس وقت 41 ملازمین کام کر رہے ہیں۔افسران اور اہلکاران کے نام مع عہدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سیاحت کو ترقی دینے کے لئے کوشاں ہے اور آئندہ کے لئے منصوبہ بندی کر لی گئی ہے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ٹورازم کمپلیکس ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور

ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور میں ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر کی منصوبہ بندی کی گئی ہے جس کے لئے ساڑھے چار کنال زمین حاصل کی جا رہی ہے۔اس مد میں -/1,29,79,947 روپے ادا کئے جا چکے ہیں اور -/28,37,444 روپے کی ادائیگی باقی ہے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سال 2010-11- کے لئے 16.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ T.D.C.P، TIC، ITHM اور T&RDD کے دفاتر یہاں منتقل کئے جائیں گے۔

ننکانہ صاحب میں ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر

ننکانہ صاحب میں ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر کا منصوبہ محکمہ ہذا کے زیر غور ہے یہ منصوبہ خاص طور سے سکھ یاتریوں کی آمد کے پیش نظر اور سیاحتی سہولیات میسر کرنے کی غرض سے ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے گا۔ جس میں مندرجہ ذیل سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی بیڈ رومز مع باتھ رومز، پبلک ٹائلٹس، جوائے لینڈ،

سرونٹ کوارٹرز، لینڈسکیپنگ واٹر سپلائی وغیرہ اس ریزارٹ کی تعمیر کا تخمینہ 40.00 ملین روپے لگایا گیا ہے اس منصوبہ کے لئے مالی سال 11-2010 کے لئے 10.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

چولستان میں دراوڑ فورٹ کے قریب ٹورسٹ ویلج کی تعمیر

چولستان میں ٹورسٹ ویلج کی تعمیر زیر غور ہے اور یہ منصوبہ بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 میں شامل ہے اور مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جائیں گی۔رہائشی سہولیات، پبلک ٹائلٹس، ریسٹورنٹ، چار دیواری، پارکنگ، بجلی و پانی کی سہولیات وغیرہ، اس منصوبہ کے لئے مالی سال 11-2010 کے لئے 10.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

اوچ شریف میں بی بی جوندی کے مزار کی تزئین وآرائش

اوچ شریف میں بی بی جوندی کے مزار کی تزئین وآرائش کا کام جاری ہے اس تاریخی ورثہ کے تحفظ کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 11-2010، 40.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

لال سوہانرا بہاولپور ریزارٹ کی اپ گریڈیشن

لال سوہانرا ریزارٹ کی اپ گریڈیشن کا کام جاری ہے مزید 6 بیڈ رومز کی تعمیر کی گئی ہے اور مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 26.325 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ سیاحوں کو مزید اور بہتر سہولیات بہم پہنچائی جاسکیں۔

جھیکا گلی سے مری تک چیئر لفٹ کی تنصیب

جھیکا گلی سے مری تک چیئر لفٹ کی تنصیب کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے جس کے لئے فزیبلٹی سٹڈی رپورٹ مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب اس کی تنصیب کا کام شروع کر دیا جائے گا۔اس منصوبے کے لئے مالی سال 11-2010 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 1515.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

مری میں سیاحوں کے لئے سہولیات کی فراہمی

مری میں سیاحوں کے لئے سہولیات کی فراہمی کے لئے محکمہ ہذا تیزی سے کام کر رہا ہے اس منصوبہ بندی کے تحت بارش سے بچاؤ کے لئے شیلٹر، پبلک ٹائلٹس ڈسٹ بن، بنیچ اور ریسٹ ایریا کی سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 19.230 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

مری کی ماسٹر پلاننگ

اس منصوبہ بندی کے تحت مری کو آلودگی سے پاک ماحول فراہم کیا جائے گا۔مری کی ماسٹر پلاننگ کے لئے مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 32.445 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

کھبیکی ڈسٹرکٹ خوشاب کے مقام پر ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر

محکمہ ہذا نے سیاحوں کی سہولیات کے پیش نظر کھبیکی کے مقام پر ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر کی منصوبہ بندی کی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی۔ رہائشی سہولیات، پبلک ٹائلٹس، ریسٹورنٹ،

سرونٹ کوارٹر، لینڈ سیکپنگ، کار پارکنگ وغیرہ، اس منصوبہ کے لئے مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 3.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

اوچھالی جھیل ڈسٹرکٹ خوشاب کے مقام پر ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر

اوچھالی کے مقام پر بھی ٹورسٹ ریزارٹ کی تعمیر کی منصوبہ بندی کی گئی ہے اور مندرجہ ذیل سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی، رہائشی سہولیات، پبلک ٹائلٹس، ریسٹورنٹ، سرونٹ کوارٹر، لینڈ سیکپنگ، کار پارکنگ وغیرہ، اس منصوبہ کی تعمیر کے لئے مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 3.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

لاہور۔دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف حکومتی کارروائی کی تفصیل

*7240: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں سڑکوں پر دھواں چھوڑتی گاڑیوں سے فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس فضائی آلودگی سے بچانے کے لئے ان دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے اگر ہاں تو کب؟

(ج) کیا محکمہ ٹرانسپورٹ نے سال 09۔2008 میں ان دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر ہاں تو کتنی، گاڑیوں کے چالان / بند کیا گیا۔ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ چونکہ مائع اور گیس پٹرولیم کی قیمتوں میں بہت واضح فرق ہے۔ اس لئے یہ بات اخذ شدہ ہے کہ شہر میں 90 فیصد نئی موٹر کاریں قدرتی گیس سے چلنے والی ہی آرہی ہیں۔ قیمتوں میں اسی تضاد کی وجہ سے پہلے سے چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ گاڑیاں بھی تیزی سے گیس ایندھن پر convert ہو رہی ہیں۔ مزید برآں لاہور شہر میں چلنے والا ہر نیا رکشا C.N.G انجن کا حامل ہوتا ہے۔ اسی طرح حکومت پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ ایک منصوبہ کے تحت تمام پرانے two stroke انجن کے حامل موٹر رکشوں کو four stroke میں convert کرنے کا منصوبہ بنا چکی ہے جس کے لئے مالکان رکشا کی فنی اور مالی معاونت بھی زیر غور ہے۔ اس صورتحال میں یہ کہنا درست نہ ہے کہ لاہور میں سڑکوں پر گاڑیوں کے دھواں چھوڑنے کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ اس میں بتدریج کمی آرہی ہے۔

علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے محکمہ ٹرانسپورٹ اور ماحولیات پر مشتمل ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو پنجاب کے بڑے شہروں لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد، سیالکوٹ اور رحیم یار خان میں دھواں چھوڑنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کے خلاف کارروائی عمل میں لا رہی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں کل 1269 گاڑیاں چیک کیں اور 254 کے بوجہ دھواں چالان کئے گئے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والی گاڑیوں کی تعداد میں بتدریج کمی ہو رہی ہے تاہم پھر بھی محکمہ ٹرانسپورٹ، محکمہ ماحولیات اور ٹریفک پولیس اس ضمن میں کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ حکومت اس نظام کو مزید بہتر کرنے کے لئے گاڑیوں کی انسپیکشن اور سرٹیفکیشن کو بذریعہ third party جدید آلات کی حامل موٹر ٹیسٹنگ کمپنیوں کے ذریعے کروانے کا پروگرام ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب نے سال 09-2008 کے دوران صرف لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 3354 گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے چالان کئے اور ان میں سے 984 گاڑیوں کو دھواں چھوڑنے اور دیگر خلاف ورزیوں کی پاداش میں تھانہ میں بند کیا گیا۔

محکمہ سیاحت کی ترقی و ترویج کی تفصیلات

*6401: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت اپنے محکمے کی ترقی و ترویج کے لئے نئے سیاحتی مقامات کی تلاش کرتا ہے؟

(ب) محکمہ سیاحت کی جانب سے محکمے کی ترقی و ترویج کے لئے کئے جانے والے مثبت اقدامات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پچھلے دس سالوں میں جن کو سیاحت کے حوالے سے اہم مراکز بنانے کے لئے تلاش کیا گیا ہے ان کے بارے میں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) اگر تلاش نہیں کئے گئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت اپنے محکمے کی ترقی و ترویج کے لئے نئے نئے سیاحتی مقامات تلاش کرتا رہتا ہے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ان نئے مقامات کو ترقی دینے کے لئے تجویز کرتا رہتا ہے اور منظوری ہو جانے کی صورت میں اس پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ سیاحت کی جانب سے محکمے کی ترقی و ترویج کے لئے کئے جانے والے مثبت اقدامات جز (ج) میں درج کر دیئے گئے ہیں پچھلے دس سالوں میں بنائے گئے منصوبے اس بات کا ثبوت ہیں کہ محکمہ ہذا سیاحت کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

(ج) پچھلے دس سالوں میں سیاحت کے حوالے سے بنائے گئے منصوبوں کی تفصیل Annex “A” ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نئے منصوبے تلاش کرنے میں محکمہ ہمیشہ کوشاں رہتا ہے اور ان منصوبوں پر عملدرآمد کی تفصیل جز (ج) میں درج کر دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ، بس، ویگن سٹینڈز کی تفصیلات

*7387: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے بس، ویگن، سٹینڈز کس کس جگہ چل رہے ہیں، یہاں پر مسافروں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں ہیں؟

(ب) یہ سٹینڈز کس کس کے کنٹرول میں چل رہے ہیں؟

(ج) ان سٹینڈز سے حکومت کو سال 10-2009 کے دوران کتنی رقم کس کس مد سے وصول ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل تین عدد بس / ویگن سٹینڈز چل رہے ہیں جن میں سے دو سی کلاس بس سٹینڈز اور ایک ڈی کلاس بس سٹینڈ ہے جن کی تفصیل اور ان میں موجود سہولیات درج ذیل ہیں:

1- جنرل بس سٹینڈ چنیوٹ

یہ سٹینڈ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ کے زیرانتظام چل رہا ہے جس میں مسافروں کے لئے موٹروہیکل رولز256 میں بیان کردہ بنیادی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل سہولیات	حالت
1	مسافر خانہ برائے خواتین وحضرات	تسلی بخش
2	لیٹرین برائے خواتین وحضرات	تسلی بخش
3	آرام گاہ برائے ڈرائیور، کنڈیکٹر حضرات	تسلی بخش
4	پینے کے پانی کا انتظام	تسلی بخش
5	بجلی وروشنی کا انتظام	تسلی بخش
6	صفائی کا انتظام	تسلی بخش
7	Bays برائے گاڑیاں	تسلی بخش
8	شیڈز برائے گاڑیاں	نہ ہیں
9	ان گیٹ، آؤٹ گیٹ	موجود ہیں
10	بکنگ آفس	موجود ہے
11	جگہ برائے نماز	موجود ہے
12	ٹک شاپ/پبلک کال آفس	موجود ہے
13	چاردیواری	موجود ہے

2- سی کلاس سٹینڈ لالیاں

یہ سٹینڈ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ کے زیرانتظام چل رہا ہے اور زیر تعمیر ہے۔

3- ڈی کلاس سٹینڈ چنیوٹ زیرانتظام بلال سعید بخشی

یہ سٹینڈ نزد تحصیل چوک چنیوٹ میں قائم ہے جس کی منظوری سال2006 میں سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جھنگ نے بذریعہ لائسنس نمبری4-D/2006دی تھی۔ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیئے جانے کے بعد ڈی کلاس سٹینڈ کی میعاد میں مورخہ 3-1-2011 تک بحکم جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر چنیوٹ توسیع ہو چکی ہے۔ اس سٹینڈ میں مسافروں کے لئے موٹروہیکل رولز256 میں بیان کردہ بنیادی سہولیات کی تفصیل DCO چنیوٹ سے تاحال موصول نہ ہوئی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے کہ

"جنرل بس سٹینڈ چنیوٹ" تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ

"جنرل بس سٹینڈ لالیاں" تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن لالیاں

"ڈی کلاس سٹینڈ چنیوٹ" پرائیویٹ شخص / کمپنی کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔

(ج) پارکنگ فیس کی صورت میں دونوں جنرل بس سٹینڈز سے سال 10-2009 میں درج ذیل آمدنی وصول ہوئی جبکہ ڈی کلاس سٹینڈ کے پروپرائیٹر نے لائسنس کی تجدید کی فیس جمع کرائی جو کہ درج ذیل ہے:-

(i)	جنرل بس سٹینڈ چنیوٹ	23,00,000/- روپے
(ii)	جنرل بس سٹینڈ لالیاں	21,47,000/- روپے
(iii)	بلال ٹریول سروس چنیوٹ	10,000/- روپے
	ٹوٹل	44,57,000/- روپے

پنجاب میں سیاحت کے زیر اہتمام ریسٹورنٹس کی تفصیلات

*7448: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ سیاحت کے زیر اہتمام شاہراہوں پر کتنے ریسٹورنٹس قائم تھے، کتنے گزشتہ تین سالوں میں بند ہوئے جو چل رہے ہیں ان کی تعداد کیا ہے ان میں سے کتنے ریسٹورنٹس ٹھیکہ پر دیئے گئے ہیں اور کتنے براہ راست محکمہ خود چلا رہا ہے؟

(ب) مذکورہ ریسٹورنٹس کو ٹھیکہ پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) ان restaurants سے اوسطاً ماہانہ کتنی آمدنی محکمہ کو حاصل ہوتی ہے جو restaurants بند پڑے ہیں ان کو چلانے کی محکمہ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

(د) گزشتہ تین سالوں میں ان restaurants کی تعمیر و مرمت پر کیا اخراجات ہوئے اور سیاحت کے فروغ کے لئے کتنے نئے restaurants کہاں کہاں قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سیاحت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ٹی ڈی سی پی نے مختلف شاہراہات پر سات ریسٹورنٹس تعمیر کر رکھے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1 جی ٹی روڈ کھاریاں، ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔
-2 کلر کہار، ٹی ڈی سی پی انتظامیہ خود چلا رہی ہے۔
-3 چھرہ پانی
-4 گھوڑا گلی
-5 سالگراں

- یہ تینوں stopovers راولپنڈی تامری روڈ کی تعمیر کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں۔

-6 چنیوٹ، ٹھیکہ پر دے دیا گیا ہے۔
-7 کھجوٹ ایکسپریس روڈ مری، ٹھیکہ پر دے دیا گیا ہے۔

(ب) قومی اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ تجربہ کار پرائیویٹ پارٹیوں کو لیز پر دینے کی باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے۔بولیاں (bids) وصول ہونے کے بعد نہایت شفاف طریقے سے زیادہ بولی دینے والی اور اچھی شہرت کی حامل پارٹی (firm) کو ایک خاص وقت کے لئے محکمانہ قواعد وضوابط کی پابندی کے ساتھ ٹھیکہ پر دے دیا جاتا ہے۔

(ج)

	نام ریسٹورنٹ	ماہانہ آمدن (روپے)
-1	کھاریاں (ٹھیکہ پر ہے)	68250/-
-2	کلر کہار	123498/-
-3	چنیوٹ (ٹھیکہ پر ہے)	55000/-
-4	کھجوٹ (ٹھیکہ پر ہے)	90000/-

چھرہ پانی، گھوڑا گلی اور سالگراں stopovers بوجہ تعمیر سڑک (راولپنڈی تامری) عارضی طور پر بند ہیں۔محکمہ ان کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے ٹھیکہ پر دینے کا ارادہ رکھتا ہے اس سلسلہ میں باقاعدہ اخبارات میں اشتہار کے ذریعے اچھی شہرت کی حامل فرموں کو چلانے کی دعوت دی جائے گی۔

(د) گزشتہ تین سالوں میں ریسٹورنٹس کی تعمیر پر جو اخراجات ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1 کھاریاں، تمام تر ذمہ داری ٹھیکیدار پر عائد ہے۔
-2 کلر کہار، تعمیر ومرمت پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔

-3 چھرہ پانی روڈ کی تعمیر کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں اور تعمیر ومرمت پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔

-4 گھوڑا گلی، -ایضاً-

-5 سالگراں، -ایضاً-

-6 چنیوٹ، 3.500 ملین روپے

-7 کھجوٹ، 15.236 ملین روپے خرچ ہوئے۔(نو تعمیر کردہ)

-8 سخی سرور (ڈی جی خان، کوئٹہ روڈ) کے مقام پر ایک عدد شاپ اوورز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جس پر گزشتہ 3 سال میں تقریباً 56.161 ملین روپے خرچ ہوئے۔مالی سال 07-2006 میں 25.500 ملین روپے اور اس کے علاوہ مالی سال 08-2007 میں 28.615 ملین روپے خرچ ہوئے۔

54.115 (Capital)	ملین روپے
2.046 (Rev)	ملین روپے
کل لاگت	56.161 ملین روپے

مستقبل میں سیاحت کے فروغ کے لئے قومی شاہرات پر کسی نئے ریسٹورنٹ کے قیام کی فی الحال کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جا رہی ہے۔البتہ مختلف مقامات پر نئے پراجیکٹ بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1 ننکانہ صاحب میں ٹورسٹ ریزارٹ

-2 ڈراوڑ فورٹ میں سیاحتی گاؤں کی تعمیر

-3 ضلع خوشاب میں واقع اوچھالی اور کھبیکی کے مقام پر سیاحتی منصوبہ جات شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے دفتر کی تفصیلات

*7495: میاں نصیر احمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا دفتر حکومت پنجاب کی سرکاری عمارت میں ہے یا کرایہ کی عمارت میں موجود ہے اگر کرایہ کی عمارت ہے تو اس کا کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے؟

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں کل کتنے اہلکاران و افسران بھرتی کئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ جات اور گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا دفتر انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ کی بلڈنگ میں چوتھی منزل پر واقع ہے جس کا ماہوار کرایہ مبلغ -/375880 روپے ہے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں کل 142 افسران اور اہلکاران کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چونکہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی (ایل ٹی سی) کمپنیز آرڈیننس 1984 سیکشن 42 کے تحت معرض وجود میں آئی ہے لہذا بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد جو اہلکار کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک منٹ لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو اب پوائنٹ آف آرڈر نہیں ملے گا، آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور مجھے ایک منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے floor رانا افضل صاحب کو دیا ہوا ہے۔

سگیاں پل کے راستے لاہور میں داخل ہونے والی سڑک کو بند کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ اس وقت میں جس حوالے سے point of order پر بات کر رہا ہوں اس point کو میں آج تیسری مرتبہ اس floor پر agitate کر رہا ہوں کہ D.I.G (operations),Lahore کے دفتر کے سامنے دو رویہ سڑک کو بند کر کے یک طرفہ سڑک بنا دی گئی ہے۔ شیخوپورہ، جھنگ، فیصل آباد اور سرگودھا کی طرف سے آنے والی ٹریفک جو کہ سگیاں پُل کو

cross کرتے ہوئے outfall road سے گزرتی ہے اور اسی طرح جو ٹریفک لاہور سے واپس ان شہروں کو جاتی ہے وہ بھی یہیں سے گزرتی ہے۔ وہاں پر انہوں نے اس ٹریفک کو block کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اس جگہ پر آدھا آدھا گھنٹہ ٹریفک جام رہتی ہے۔ یہ بالکل ناجائز کیا گیا ہے۔ میں نے اس حوالے سے لکھ کر بھی دیا ہوا ہیں۔ میں آج آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کی وجہ سے ہزاروں، لاکھوں لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ عوام کی سہولت کے لئے کروڑوں، اربوں روپے کے پُل بنائے گئے ہیں لیکن اس سڑک کو بلاک کر کے ہماری ساری investment ضائع کر دی گئی ہے۔ میں نے اسمبلی کے floor پر بھی بات کی ہے لیکن ان کے اوپر جُوں تک نہیں رینگی۔ میں نے اس point کو تین مرتبہ اس House کے اندر agitate کیا ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ آج میری آپ سے درخواست ہے کہ اس حوالے سے House کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی کے ذریعے آپ اس معاملے کو resolve کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رانا محمد افضل خان صاحب نے جو point raise کیا ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ یقیناً وہاں پر ٹریفک block ہوتی ہے اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ جب سے ون فائیو (15) کا incident ہوا ہے تو اُس وقت سے وہ عمارتیں کہ جن کو threats ہیں، confirmed threats ہیں کیونکہ intelligent agencies نے اس بات کو verify کیا ہے کہ ان جگہوں یا فلاں فلاں personalities کو imminent threats ہیں تو ان کے لئے تھوڑا سا space create کرنے کے لئے بعض جگہوں پر اس قسم کی intervention کی گئی ہے۔ بہر حال میں اس سلسلے میں D.I.G(operations) سے کل جواب منگوا لیتا ہوں اور معزز ایوان میں وہ پیش کر دیا جائے گا۔ آپ دیکھ لیجئے گا اگر اس کی reasoning valid ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کی وجہ سے ہمیں صرف یہاں پر ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت ساری جگہوں پر اس طرح کے اقدامات اٹھانے پڑیں گے اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک وقتی مشکل ہے اور ہمیں اس کو بھی پیش نظر رکھنا ہے۔ میں اُن سے اس کی justification منگوا لیتا ہوں۔ اس کو معزز ایوان دیکھ لے گا اور پھر اس کے اوپر آپ کی طرف سے جو observation آئے گی اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ہمیں D.I.G (operations)، پولیس کے دوسرے افسران اور ان محکموں کا پورا احترام ہے۔ ہم بھی ان کی حفاظت چاہتے ہیں لیکن انہوں نے اپنی حفاظت کا جو طریقہ اپنایا ہوا ہے وہ غلط ہے۔ان کی حفاظت وہاں پر RCC دیوار بنا کر بھی کی جا سکتی ہے جو کہ چند لاکھ روپے میں بن جائے گی۔ وہاں پر ساری سڑک بلاک کرنے کی بجائے 20 فٹ کا barrier create کیا جا سکتا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے ہم اس چھوٹے سے دفتر کو وہاں سے shift بھی کر سکتے ہیں اس لئے آپ اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو کہ اس معاملے کا جائزہ لے اور اس کا کوئی حل تلاش کرے۔ ہم اس بات پر بڑے clear ہیں کہ ان پولیس افسران کی حفاظت ضرور ہونی چاہئے لیکن عوام کی مشکلات کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا اور عوام کے مفاد کو اوّلیت دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب اس بارے میں جواب منگوا لیتے ہیں۔ان کا جواب کل آنے دیں پھر اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ مزید کیا کرنا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ممبران اسمبلی کو حاصل استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! Privileges Act Provincial Assembly of the Punjab کا section-17 visit to hospitals کے بارے میں ہے جس کے تحت ایک ممبر کو privilege دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی ہسپتال، ڈسپنسری اور سوشل ویلفیئر کے دفتر کو visit کر سکتا ہے اور visit کے بعد اپنی رپورٹ بنا کر Minister in-charge کو submit کرے گا۔ اگر کوئی ممبر جاتا ہے، اس privilege کو avail کرتا ہے، اپنی رپورٹ اور reservations متعلقہ Minister in-charge کو submit بھی کروا دیتا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوتا تو پھر میرا خیال ہے کہ آپ ان تمام privileges کو repeal کر دیں، ختم کر دیں۔ اگر اس ہاؤس کے ممبر کی یہ عزت واحترام ہے کہ ان کو جو privileges دیئے گئے ہیں وہ صرف کتابوں کی حد تک موجود ہیں تو پھر ان privileges کا کیا فائدہ ہے اگر یہاں پر محکموں کے منسٹرز نہیں ہیں تو کیا یہ ہمارا قصور ہے اور کیا یہ اس صوبے کی عوام کا قصور ہے کہ محکمہ صحت کا کوئی وزیر نہیں ہے؟ ہسپتالوں کا بُرا حال ہے، لوگ مر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب overburdened ہیں اس لئے کچھ ہو نہیں سکتا تو پھر آپ ہمیں اس کا کوئی

متبادل حل بتا دیں۔یہاں پر منسٹر صاحب آتے ہیں،House کے floor پر یہ کہہ کر جاتے ہیں کہ جی، تھوڑی دیر میں جواب دیتے ہیں۔آج اس تھوڑی دیر کو چار مہینے ہو چکے ہیں لیکن جواب نہیں دیا گیا تو جناب!ہم پھر ان چیزوں کا جواب کس سے طلب کریں،ہم ان مسائل کے بارے میں کس سے بات کریں اور ان سب باتوں کے لئے کون جواب دہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ محترمہ کو اس وقت کی صورت حال کا بالکل علم نہیں ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ صحت اور تعلیم کے شعبوں کے حوالے سے محترم وزیراعلیٰ صاحب کا جس طرح کا passion ہے وہ قابل قدر ہے۔اس وقت تمام ہسپتالوں کی نہ صرف ایمرجنسی میں بلکہ indoor patients کو بھی ادویات مفت مل رہی ہیں۔ہسپتالوں میں Dialysis free ہو رہے ہیں۔پہلے جن ہسپتالوں میں گرمیوں کے موسم میں کھڑا ہونا مشکل ہوتا تھا اور لوگ وہاں پر پسینے سے شرابور ہوتے تھے اب وہاں پر تمام general wards بھی air conditioned کر دیئے گئے ہیں۔اگر محترمہ کہیں گئی ہیں اور انہوں نے وہاں پر کوئی چیز point out کی ہے تو یہ اس کی رپورٹ Minister in-charge جو کہ وزیراعلیٰ صاحب ہیں کے سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں۔میں انہیں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ شاید کسی اور کابینہ کے ممبر سے کوئی کوتاہی ہو جائے لیکن وزیراعلیٰ صاحب کے notice میں جو چیز آ جائے گی کہ فلاں ہسپتال میں کوئی کسی قسم کی کوتاہی ہو رہی ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کا notice نہ لیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!مجھے تو ساری باتوں کا پتا ہے شاید Honourable Law Minister کو ساری باتوں کا علم نہیں ہے کہ کس جگہ پر کیا ہو رہا ہے؟میں جو گزارش کر رہی ہوں مجھے اس کا مکمل پتا ہے۔شاید Honourable Law Minister صاحب سمجھ نہیں سکے کہ میں کس context میں بات کر رہی ہوں وہ جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔میں پھر وہی بات کروں گی کہ سوال گندم اور جواب چنا۔میں نے ادویات کی مفت فراہمی کے حوالے سے بات نہیں کی ہے۔میں نے تو ایک specific report کی بات کی ہے جو کہ میں نے متعلقہ Minister in-charge کو submit کی ہے وہ چاہے کوئی بھی ہوں مجھے اس سے کوئی concern نہیں ہے کہ یہ محکمہ وزیراعلیٰ صاحب کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے۔میں نے وہ letter آج سے چار مہینے پہلے متعلقہ سیکرٹریٹ کو through T.C.S بھجوایا ہے۔میں نے یہ letter اس concerned ministry کے سیکرٹری کو through T.C.S بھجوایا ہے۔مجھے اس letter کا جواب چاہئے۔میں اس بات کا جواب چاہتی ہوں کہ جناح

ہسپتال کے Operation Theater اور لیبر روم میں بلیاں کیوں گھوم رہی ہیں؟ مجھے اس بات کا جواب چاہئے کہ گرمی کے موسم میں لیبر روم کے air conditioners کیوں خراب ہیں، اس کی چھتیں کیوں ٹپکتی ہیں وہاں پر انہوں نے نیچے بالٹیاں رکھی ہوئی ہیں، کیا معزز وزیر قانون صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب ہے، کیا وہ اس بات کو deny کریں گے؟ اگر کریں گے تو مجھے بڑی حیرت ہوگی۔ میں نے اپنی آنکھوں دیکھی صورتحال کا ذکر اپنی report میں کیا ہے اس کے باوجود وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں، غلط کہہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کو یہ نہیں کہا۔ یہ انہوں نے نہیں کہا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جابر سلطان کے آگے کلمہ حق کہنا بھی ایک جہاد ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج ہم سب کو اپنی اپنی ذات سے باہر نکل کر (ن) لیگ، (ق) لیگ، (ج) لیگ اور (م) لیگ کو چھوڑ کر اس صوبے کے لوگوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے بھی کچھ سوچنا چاہئے۔ This is the high time. جناب! اب حد ہو گئی ہے۔ اب بہت کچھ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی دور دراز علاقے لالیاں یا چیچہ وطنی کی بات نہیں کر رہی بلکہ میں تو شہر لاہور کے دل جناح ہسپتال کی بات کر رہی ہوں جس میں انہوں نے اپنے لاڈلے بٹھائے ہوئے ہیں۔ جب آپ merit کو ignore کر کے اس طرح سے اپنے من پسند لوگوں کو بٹھائیں گے تو پھر وہاں پر یہی کچھ ہوگا۔ وہ صرف شاہ کو خوش کرنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ اس ہسپتال کا کوئی حال نہیں ہے۔ کسی بھی ہسپتال کے Operation Theater میں انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن اس ہسپتال کے Operation Theater میں بلیاں، کتے اور چوہے پھر رہے ہوتے ہیں لیکن کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ یہ ایک administrative collapse ہے۔ اس کا جواب کہاں سے آئے گا، کون دے گا؟

جناب سپیکر: مجھے آپ کی information میں کچھ گڑبڑ لگتی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی باتوں کی تائید کرتی ہوں۔ واقعی وہاں پر کچھ ایسے ہی حالات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں یہاں پر روز اس قسم کی دس Adjournment Motions کا جواب دیتا ہوں کہ فلاں آدمی سڑک پر گر کر زخمی ہو گیا، فلاں کی کسی موٹر سائیکل سے ٹکر ہو گئی تو بات یہ ہے کہ اگر انہوں نے کسی Adjournment Motion میں اس چیز کی نشاندہی کی تھی تو محترمہ اس Adjournment Motion کا نمبر بتائیں اور اگر اس پر notice نہیں لیا گیا تو ہم متعلقہ ذمہ دار لوگوں کو سزا بھی دیں گے اور ان کی باز پُرس بھی کریں گے۔ اگر یہ اتفاق سے کہیں گئیں اور وہاں سے واپس آ کر انہوں نے کوئی application دی ہے تو بتائیں کہ یہ application کس date کو دی تھی، یہ اس application کی copy دے دیں اور اگر اس پر کوئی action نہیں ہوا تو میں کل ہی ان کی شان میں جواب عرض کر دوں گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میرے پاس کچھ تحریر لے کر آئیں میں اس کا خود notice لوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وزیر قانون تو سوال گندم، جواب چنا دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے کوئی Privilege Motion دی ہے تو اس کا بتائیں اور اگر انہوں نے کوئی application دی ہے تو اس کی copy دے دیں میں اس کا جواب دوں گا اور پہلے بھی میں نے جواب عرض کیا ہے اور اب بھی میں جواب عرض کر رہا ہوں اور وہ میرے جواب کو "چنا" کہہ رہی ہیں حالانکہ میں نے "چنا" نہیں دیا، میں نے جواب دیا ہے بلکہ میں نے جواب عرض کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ یہاں پر تحریر میں کوئی چیز لائیں گی تو اس پر کارروائی کریں گے ناں۔ کس بات پر آپ بات کر رہے ہیں؟ نہیں، میں آپ کی بات نہیں سنتا۔ میں آپ کی ایسی بات نہیں سنوں گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پچھلے سے پچھلے session میں میرا سوال نمبر 2483 تھا اس میں آپ نے پارلیمانی سیکرٹری متعلقہ سے رپورٹ مانگی تھی انہوں نے وہ رپورٹ پچھلے session میں دینی تھی، انہوں نے وہ رپورٹ نہیں دی تو مجھے clear کر دیں کہ وہ رپورٹ کب تک House میں پیش کی جائے گی اگر وہ رپورٹ دے دیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ابھی اتنی زیادہ تیزی نہ دکھائیں۔ آپ کی مہربانی۔ اس پر کل بات کریں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اس point of order پر Law Minister & Food Minister کی توجہ چاہتی ہوں کہ اگر آپ potato chips, peanuts, sweets, toffees, نیشنل کی مرچیں اور جتنے بھی packing والے نیشنل اور M.M.M کے مصالحہ جات ہیں اگر آپ دیکھیں تو ان میں ہوا بھر کر دی جا رہی ہے۔ ایک بچہ peanuts کا پیکٹ -/10 روپے کا خریدتا ہے، آپ اس کو کھولیں تو اس میں سے مونگ پھلی کے صرف 30 دانے نکلتے ہیں۔ خدا کے لئے اس فراڈ کو check کریں یہ packing کے اوپر غلط weight claim کر رہے ہیں۔ میں تمام بڑی کمپنیوں پر آپ کی توجہ چاہتی ہوں کہ وہ صرف packing کا پیسا لے رہے ہیں، اس کو notice کریں، اس کے لئے آواز اٹھائیں۔ آپ نیشنل کی سرخ مرچ خریدنے جائیں، آپ گھی لینے جائیں، گھی کے کلو کے پیکٹ میں سے تین پاؤ گھی نکلتا ہے، آپ Milk Pack کا دودھ لے لیں کلو کی بجائے تین پاؤ دودھ نکلتا ہے۔ مجھے بتائیں کہ اس کے لئے proper channel کیا ہے؟ اس پر میں اپیل کرتی ہوں کہ اتنی اتنی بڑی کمپنیاں بہت زیادہ business کر رہی ہیں اور وزن پورا نہیں دے رہیں جو اسلام کے عین خلاف ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کی بات note ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم food سے متعلق ایک proper legislation عنقریب House میں لا رہے ہیں جس میں ان چیزوں کا تدارک ہو گا۔ باقی محترمہ اس چیز کو in black and white لے آئیں تاکہ متعلقہ departments سے جواب بھی لیا جائے اور اس چیز کا notice بھی ہو جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں نہایت احترام سے اس ایوان کی وساطت سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سالم سے سرگودھا تک سڑک کی widening شروع ہوئی تھی، بعد میں شاید وہ منصوبہ give up کر دیا گیا اس کی ایک side کھود دی گئی تھی، ادھر الشہباز، ڈائیوو اور دیگر کمپنیوں کی بسیں چلتی ہیں، وہ genuinely خونی روڈ ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ پچھلے دنوں ایک غریب

کے دو بچے جو اس کی کفالت کا واحد سہارا تھے بس نے ان دونوں کو روند دیا اور پولیس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کا کوئی طریق کار اختیار کریں ناں!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت سے عرض کروں گا کہ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں ہم جو بات کرتے ہیں اگر وہ بات اس قابل ہے تو اس کو take up کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جب تک کوئی بات تحریری طور پر نہیں آئے گی تو میں کیسے take up کروں گا؟

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں یہ بات وثوق سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا بات وثوق سے کر رہے ہیں؟ آپ تحریری طور پر میرے پاس کوئی چیز لے کر آئیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ بیٹھیں۔ وہ بات کر رہے ہیں مجھے ان کی بات سننے دیں۔

(اذانِ عشاء)

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں جو عرض کر رہا ہوں وہ صحیح ہے یا نہیں ہے میں بھی ایک حلقے کا نمائندہ ہوں، لوگوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے مجھے یہاں بھیجا ہے اس لئے نہیں بھیجا کہ میں یہاں آ کر -/2200 روپے ٹی اے ڈی اے لوں اور کافی کا کپ پی کر گھر چلا جاؤں۔ میں جو عرض کر رہا ہوں تو میرا خون کھولتا ہے۔ جس غریب کے دو بچے مر گئے ہیں میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ آپ اندازہ لگائیں کہ اس کی حالت کیا ہوگی، کیا اس میں میرا قصور ہے، کیا میرے حلقے کی عوام کا قصور ہے اور کیا پولیس کا قصور ہے؟ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے واسطے آپ اس پر ایکشن لیں۔ آپ Custodian of the House ہیں۔ میں نہایت احترام سے عرض کروں گا کہ دو سال پہلے جو سوال کیا تھا اس کی اب دو سال بعد turn آ رہی ہے۔ ہم کس کے لئے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہم مسائل کو discuss کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اس سے حکومت پر کوئی تنقید نہیں ہو جاتی۔ ہم نے free and fair merit پر کام کرنا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ غریب لوگوں کے دو بچوں کو جنھیں بسوں نے روند ڈالا ہے۔ محترم لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں کہ کیا پولیس نے کوئی کارروائی کی ہے، کیا کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا پچھلے ایک مہینے

میں کتنے بندے بسوں کے نیچے روندے گئے ہیں، کیاان کا کوئی آلی موالی ہےاور کیاان کا کوئی پرسان حال ہے؟

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ایک سڑک کھودی ہے اسی سڑک پر ہائی وے والوں نے تین انچ کی layer نہیں ڈالی تھی یقین کریں میں حلفاً کہہ رہا ہوں کہ آٹھ بندے ایکسیڈنٹ میں مر گئے تھے۔ اب وہ سڑک کھودی ہوئی ہے۔اگر یہ منصوبہ give up کر دیا ہے تو ان gaps کو fill up کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بسوں کو قانون کا پابند بنائیں، ٹریفک پولیس صرف منتھلی لینے کے لئے نہیں ہے وہ ٹریفک کو regulate کرنے کے لئے ہے۔ادھر speed fix کی جائے اور جو fix speed کو violate کرتا ہے اس کو taken to task دیا جائے تاکہ کچھ نہ کچھ تو ہو۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ میرے بھائی جو ادھر بیٹھے ہیں یہ سٹینو سارے سفارشی آئے ہیں، ہم جو تقریر کرتے ہیں، بات کچھ کہتے ہیں لکھی انھوں نے کچھ ہوتی ہے، کچھ نہ کچھ ان کو میرٹ پر لے آئیں تاکہ ہم جو تقریر کرتے ہیں وہ بہتر طریقے سے لکھی ہو، ہمارے پاس ہماری جو کی ہوئی تقریر آتی ہے اس کا حلیہ ہی بگڑا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب یقین دہانی کرائیں کل پولیس والوں کو بلائیں اور ہاؤس کو بتائیں کہ کیا واقعہ ہے اور پولیس نے کیا کیا ہے اور اتنے دن کیا کارروائی ہوئی ہے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: کیا آپ نے کوئی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے؟ لاء منسٹر صاحب! آپ ان کو بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں محترم سندھو صاحب نے جو بات کی ہے، بڑی لمبی چوڑی بات کی ہے بیچ میں کوئی سڑک بھی ہے کوئی ٹھیکیدار بھی ہے کوئی تین انچ کی layer کا کہتے ہیں کہ وہ نہیں ڈالی گئی۔اس کے بعد پھر کوئی ایکسیڈنٹ ہے۔ محترم ممبر اس کو black and white form میں لے آئیں، یہ تحریک التوائے کار دے دیں، سوال دے دیں۔اگر through proper channel یا procedure کے تحت نہیں آنا چاہتے تو مجھے لکھ کر دے دیں اس طرح سے مجھے کوئی زبانی تو یہ بات یاد نہیں رہے گی یا یہ میرے پاس office میں تشریف لے آئیں تو جو بھی وہ کہہ رہے ہیں اور جو بھی ان کا grievance ہے تو بالکل یہ ہماری ذمہ داری ہے اس کو remove کروائیں گے۔اگر کسی ایکسیڈنٹ کے بعد پولیس نے یا متعلقہ تھانے نے مقدمہ درج نہیں کیا تو میں انھیں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اس کو بالکل قانون کے مطابق جو کارروائی بنتی ہو گی وہ کروائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ تو پڑھے لکھے ہیں اور ایل ایل بی ہیں۔ وہ کوئی مذاق تو نہیں ہیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: نہیں، ایل ایل بی نہیں۔ الحمد للہ ایل ایل ایم ہوں اور جعلی ڈگری بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تو ایل ایل بی سے بھی کام اوپر چلا گیا۔

جناب طاہر احمد سندھو: آپ میری گزارش سن لیں کہ ہر بات لکھ کر دے دیں تو اس پر کچھ ہو جائے گا، مجھے بتائیں کہ کسی پر کچھ ہوا ہے؟ یہ کیا ہے میں نے ایک بات کہی ہے، سیدھی سی بات ہے، دو لفظی بات ہے۔ میں نے کہا ہے کہ جو ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور جو دو بچے مارے گئے ہیں ان کا کوئی پُرسان حال ہے، ایک تو بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں ان کی ایک وجہ یہ ہے کہ سائیڈ سے سڑک کھودی ہے اس کو widening کرنے کے لئے کام شروع کیا تھا وہ منصوبہ give up کر دیا ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ اور کوئی بات رہ گئی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ عدالتوں میں ایسے بھی نہیں ہوتا، جناب جس کرسی پر بیٹھے ہیں یہ ماشاء اللہ سپریم کورٹ سے بھی آگے ہے۔ آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ آپ نے ہر ایک کو سننا ہے اور فیصلہ کرنا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ کون سے منسٹر صاحب اس محکمے کو deal کرتے ہیں۔ آپ ان کو کہیں جو محترم لاء منسٹر صاحب ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تو ہر روز اجلاس میں آتے ہیں۔ آپ کو یہ نہیں پتا کہ سوال کس نے دینا ہے؟

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ ان سے کہیں کہ پولیس کو بلائیں اور اس ہاؤس کو بتائیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سی پولیس کو بلائیں؟

جناب طاہر احمد سندھو: سرگودھا جس ضلع کی میں بات کر رہا ہوں۔ میں کوئی پشتو بول رہا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، وہ سرگودھا پولیس کا کہہ رہے ہیں۔ کون سا تھانہ ہے اور کیا ساری سرگودھا پولیس کو بلانا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سرگودھا میں تقریباً آٹھ دس ہزار کی نفری ہے کیا سب کو بلا لوں؟

جناب طاہر احمد سندھو: سب کو بلا لیں۔ویسے سارے ادھر کوئی کام بھی نہیں کر رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ سرگودھا پولیس کو بلائیں تو سرگودھا پولیس کی آٹھ دس ہزار کی نفری ہے کیا سب کو بلا لیں؟

جناب سپیکر: ایڈووکیٹ صاحب! بات یہ ہے کہ آپ ایم پی اے اور ایڈووکیٹ بھی ہیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: ایک ASP بھلوال کو بلا لیں، SHO کو بلا لیں، اگر کوئی اوپر والا نہیں سنتا تو کم از کم ASP اور SHO تو سن لے گا۔آپ صرف SHO کو ہی بلا لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ASP بھلوال کو سوموار کو بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ASP بھلوال کو بُلا لیتے ہیں باقی انھوں نے جو کہا ہے کہ وہ جو بچے تھے ان کا بھی کوئی ایڈریس معلوم کر لیں۔

جناب سپیکر: ان کو بھی پتا نہیں ہو گا۔ میں کیا بتاؤں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): ان کے کسی وارث کو بھی بُلا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے ASP کو بلائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): صرف ASP کو بلائیں؟

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب طاہر احمد سندھو: ASP کو بلا لیں۔23 شمالی ہے جہاں کے وہ بچے ہیں پولیس کو سارے کیس کا پتا ہے۔ میرے بھائی صرف مہربانی کریں تو کیس ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کون سا ایسا کیس ہے جس کا پولیس کو نہیں پتا؟ میرے بھائی آپ کیا کرتے ہیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: مزید کوئی تفصیل رہ گئی ہے تو میں بتا دیتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ایک گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے کیا ہے؟ آپ ہی کی تحاریک التوائے کار ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! گزارش صرف اتنی ہے کہ لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ black and white میں لکھ کر لائیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن جو لکھا آتا بھی ہے چاہے وہ سوال ہے یا

تحریک التوائے کار ہے اسے بہت دیر لگ جاتی ہے اور سالوں میں بات چلی جاتی ہے۔اس لئے ہم نے پوائنٹ آف آرڈر کا short cut system اختیار کرتے ہوئے آپ سے request کی تھی۔

جناب سپیکر! اس پوائنٹ آف آرڈر کو بھی written لے آئیں اور order کریں ہم یہیں پر applications دیں گے۔ سال سال تحریک التوائے کار نہیں آتی، جو بات میں نے کی ہے وہ ہے تو چپس کی بات لیکن چھوٹے بچوں کی ایک سال کی pocket money اس وقت داؤ پر لگ رہی ہے۔یہ black and white والی بات پر تھوڑی سی concession کریں۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے۔انھوں نے کہہ دیا ہے۔ وہ black and white میں لا رہے ہیں قانون بنا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: کب؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں on record کہتا ہوں کہ یہاں پر جس بھی معزز ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر پر کسی معاملے کو raise کیا اور اس کے بعد اگر میں نے ان سے گزارش کی اور انھوں نے تحریر اً لکھ کر دیا کہ یہ معاملہ ہے تو میں نے اگلے دن باقاعدہ تحریری طور پر اس کا جواب ایوان کی میز پر بھی رکھا اور اس معزز ممبر تک بھی پہنچایا۔

MR. SPEAKER: Efficient

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں ان کے جواب کی بات نہیں کر رہی بلکہ تحریک التوائے کار اور سوال کی بات کر رہی ہوں کہ ان کے جواب دیر سے آتے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا آج آپ سب نے پوائنٹ آف آرڈر پر ہی رہنا ہے اور کوئی کام نہیں کرنا؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ایک اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: مجھے پہلے پڑھنے دیں۔ چودھری غلام نبی صاحب مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری غلام نبی: میں

The Provincial Motor Vehicles Act (Amendment) Bill 2010 (Bill No.23 of 2010)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ پیش ہوئی۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں پہلے محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا۔اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ میں سچ بولتی ہوں کہ پرسوں ایک سو گرام لپٹن چائے کا پیکٹ میرے ہاتھ میں آیا جس پر expired date لکھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: کیا لکھا ہوا تھا؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! expired date لکھی ہوئی تھی۔آپ ان کی اِدھر اُدھر کی باتیں سن کر تھک گئے ہیں۔اس پیکٹ پر 10-04-04 expiry date لکھی تھی اور اب دسمبر سال کا آخری مہینہ ہے تو لپٹن چائے والے سستی کر کے دکانداروں کو بیچ دیتے ہیں جب اس پیکٹ کو میں نے کھولا تو اس میں چائے کی پتی بھی نہیں تھی، مسور کی دال کے جو چھلکے ہوتے ہیں ان کو رنگ دے کر اس میں ڈالا گیا تھا۔ایسی چیزوں سے ہی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ فوڈ انسپکٹر دکانوں پر جا کر کیا check کر کے آتے ہیں؟ میں اپنے محترم وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گی کہ براہ مہربانی وہ ذرا فیصل آباد کی طرف توجہ کر لیں ورنہ ہمیں روڑے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! "آپا جی دے لپٹن تے کوئی توجہ دتی جاوے" چائے کے ڈبوں میں سے اگر مسور کی دال نکل رہی ہے تو واقعی یہ بہت زیادتی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: دال کے چھلکے نکلے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: چلیں، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش ہے کہ آج کل بڑا گھٹن کا ماحول ہے، جگہ جگہ بیریئر لگے ہوئے ہیں، تلاشیاں ہو رہی ہیں اور ہر آدمی پریشانی کے عالم میں گزارہ کر رہا ہے اس لئے محکمہ ثقافت کو پابند کیا جائے کہ وہ قومی تہواروں پر اپنے کوئی ایسے پروگرام arrange کرے جس سے ہمارا culture بھی فروغ پائے اور لوگوں کو ایک entertainment بھی مل سکے اور فی الفور آج کی رات کے حوالے سے انہیں پابند کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 734/10 پڑھی جا چکی ہے۔ رانا صاحب! اس کا جواب دیں اور آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو پابند کیا کریں کیونکہ یہ جلدی آتے ہیں اور جلدی چلے جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 735 کو take up کر لیں اور تحریک التوائے کار نمبر 734 کو بدھ تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 734 بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 735 کا جواب دیں۔

جوہر ٹاؤن لاہور میں بننے والا ایل ڈی اے کا ون ونڈو سیل عوام کو سہولیات فراہم کرنے میں ناکام

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 735/10 کا جواب یوں ہے کہ ایل ڈی اے کی کارکردگی حسب ذیل کل درخواستوں کی وصولی اور اُن کو نبٹائے جانے کے اعداد و شمار سے عیاں ہے کہ ایل ڈی اے نے بذریعہ ون ونڈو آپریشن عوام کے مسائل کے حل کی بھرپور

کوشش کی۔ اعداد و شمار کے مطابق محکمہ کو ٹرانسفر فیس، نقشہ فیس، کمرشلائزیشن اور دیگر واجبات کے ضمن میں ستمبر اور اکتوبر 2010 میں 17 کروڑ 13 لاکھ 56 ہزار روپے کی آمدن ہوئی جو کہ پچھلے سال ستمبر اور اکتوبر 2009 میں حاصل ہونے والی آمدن سے آٹھ کروڑ 17 لاکھ 41 ہزار 470 روپے زیادہ ہے اور یہی آمدن موجودہ سال ون ونڈو کے نئے setup کے شروع ہونے سے پہلے پچھلے دو مہینوں جولائی اگست کی آمدن 10 کروڑ 26 لاکھ روپے سے 66 فیصد زیادہ ہے۔ ایل ڈی اے نے 2010-9-7 سے 15-11-2010 تک کل 9449 درخواستیں وصول کیں اور اسی مدت میں 8018 درخواستوں پر حتمی مثبت جوابات مقررہ مدت میں دیئے۔ ایل ڈی اے ون ونڈو سیل میں نصب I.P کیمروں کے ذریعے ون ونڈو سیل کی تمام کارروائی ریکارڈ اور مانیٹر ہوتی ہے جس سے کسی بھی قسم کی بے قاعدگی کا عنصر ختم ہو جاتا ہے۔ مزید برآں ون ونڈو سیل میں عوام کی سہولت کے لئے تمام متعلقہ Directorates کے امور کی انجام دہی کے طریق کار اور عرصہ درخواست سے متعلقہ معلوماتی پمفلٹ ڈیسک پر رکھے گئے ہیں اور عوام الناس کی سہولت کے لئے 100 افراد کے بیٹھنے کے لئے نشستوں کا بندوبست ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ عیاں ہے کہ عوام ون ونڈو کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں اور مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ اب اس پر آپ کی بحث نہیں ہو سکے گی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جب میں اپنی کوئی تحریک پڑھتی ہوں یا اُس پر کوئی بات کرنا چاہتی ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ ابھی اس کا جواب نہیں آیا، یہ pending ہو گئی ہے اس لئے اس پر بات نہیں ہو سکتی لیکن جب جواب آ جاتا ہے اور میں کوئی بات کرنا چاہتی ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ جواب آ چکا ہے اس لئے اس پر اب بات نہیں ہو سکتی۔ آج آپ مجھے یہ بتا دیں کہ اگر میں اپنی تحریک کے متعلق کچھ کہنا چاہوں تو مجھے کس وقت کہنا چاہئے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو خود پڑھ لیا کریں، میں تو آپ کو نہیں پڑھاؤں گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! قواعد و ضوابط میں ہے کہ میں short statement دے سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی تحریک approve ہو گی تو پھر آپ اس پر discussion کر سکیں گی ورنہ نہیں کر سکتیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ تحریک التوائے کار self explanatory ہوتی ہے اور اسی میں ہی معزز ممبر نے سارا مقصد بیان کرنا ہوتا ہے جیسے انہوں نے اس تحریک التوائے کار میں یہ تحریر کیا ہے کہ ایل ڈی اے ون ونڈو سیل شہریوں کو ریلیف فراہم کرنے میں ناکام ہو گیا ہے جس کے جواب میں یہ تمام facts بتائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ساری بات آ گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تمام facts بتائے گئے ہیں کہ 17 کروڑ روپے آمدن بھی ہوئی ہے اور اتنے ہزار لوگوں نے ون ونڈو سیل سے ریلیف حاصل کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کے علاوہ 8 کروڑ 17 لاکھ روپے پہلے سے زائد آمدن ہوئی ہے جو 66 فیصد زائد ہے۔ اب آپ اس میں کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آمدن کا بتایا گیا ہے لیکن کیس اور لوگوں کے مسائل کتنے حل ہوئے ہیں؟ میں نے باقاعدہ figure دی تھی کہ اتنے کیس داخل دفتر ہوئے ہیں جن کا ابھی تک کوئی حل ہوا اور نہ ہی اُن پر کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلیں، جس طرح اس کی fate ہو گی پھر میں اسی طرح کرتا ہوں۔ اب اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 776 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ رانا صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کو بھی آپ بدھ تک کے لئے pending فرما دیں اور میں کوشش کرتا ہوں کہ بدھ تک اس کا جواب لازماً موصول ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 868 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

صوبائی دارالحکومت میں تین صد سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق "لاہور میں 300 سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار، شہری مشکلات سے دوچار" ایل ڈی اے واسا اور ضلعی حکومت میں تعاون کے فقدان کے باعث 8 ٹاؤنوں میں سڑکوں کی خرابی کاروبار کی تباہی کا باعث بن گئی۔ صوبائی دارالحکومت میں ایل ڈی اے، واسا اور ضلعی حکومت کے درمیان تعاون کے فقدان کی وجہ سے 9 ٹاؤنوں میں کئی اہم شاہراہوں سمیت ساڑھے تین سو سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کے باعث شہریوں کو آمدورفت میں مشکلات کا سامنا ہے اور سڑکوں میں گڑھے اور روڈکٹ کی مرمت نہ ہونے سے لوگوں کا کاروبار تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ ان میں سب سے زائد سڑکیں واسا کے سیوریج لائنیں بچھانے سے ہونے والی کھدائی سے برباد ہوئیں اور کئی ماہ گزرنے کے باوجود سڑکوں کی مرمت کا کام ادھورا پڑا ہے۔ ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول 7 بڑی آبادیوں مسلم ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن، گلشن راوی، علامہ اقبال ٹاؤن، گلبرگ، مصطفیٰ ٹاؤن میں واسا اور پی ٹی اے نے لائنیں بچھانے کے لئے 72 سڑکوں کو اکھاڑ دیا ہے اور کئی ماہ گزرنے کے باوجود ایل ڈی اے نے سڑکوں کی مرمت نہیں کی جس سے ان آبادیوں میں ٹریفک اور صفائی کا نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ ان کے علاوہ داتا گنج بخش ٹاؤن کی 52، اقبال ٹاؤن کی 86، سمن آباد ٹاؤن کی 34، راوی ٹاؤن کی 56، عزیز بھٹی ٹاؤن کی 95، شالیمار ٹاؤن کی 81، نشتر ٹاؤن کی 29، واہگہ ٹاؤن کی 66 اور گلبرگ ٹاؤن کی 41 سڑکیں گڑھے پڑنے سے کھنڈرات بنی ہوئی ہیں۔ واسا، سوئی گیس اور پی ٹی سی ایل کی کھدائی کی گئی سڑکیں فنڈز کے مسئلہ پر التواء میں پڑی ہوئی ہیں۔ ایل ڈی اے، ضلعی حکومت اور ٹاؤن ایڈمنسٹریشن کے پاس مطلوبہ فنڈز نہ ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 868 کا موصول ہونے والا تحریری جواب ہے کہ "لاہور شہر کے 9 ٹاؤنز میں کئی اہم شاہراہوں سمیت 350 سے

زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور سڑکوں میں گڑھے اور road cut کی مرمت نہ ہونے سے لوگوں کا کاروبار تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ ان میں سے زیادہ سڑکیں واسا کی سیوریج لائنیں بچھانے سے ہونے والی کھدائی کی وجہ سے برباد ہوئیں۔ اس سلسلے میں وضاحت ہے کہ متعلقہ ٹاؤنز ہی road cuts کی منظوری دیتے ہیں اور متعلقہ محکموں سے رقم وصول کر کے ان کی بحالی کا کام کرتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار ٹاؤن ایڈمنسٹریشن سے متعلقہ ہے اور اس سے متعلق تفصیل نیچے درج کی گئی ہے۔ "میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹاؤن سے جواب لے کر محکمہ کو یہاں پر بھیجنا چاہئے تھا۔ صرف ٹاؤن پر یا ٹاؤن ایڈمنسٹریشن کے اوپر ذمہ داری ڈال دینے سے اس کا جواب مکمل نہیں ہوتا۔ آپ اسے بدھ تک pending فرمادیں تاکہ اس کا جواب دوبارہ ایوان میں پیش کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: اسے بدھ تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحاریک التوائے کار members کا privilege ہوتا ہے اور آج تک یہ روایت نہیں ہے کہ اس دوران کبھی کورم point out کیا جائے۔

جناب سپیکر: روایت تو نہیں ہے لیکن انہوں نے point out کر دیا ہے تو میں اب کیا کر سکتا ہوں؟ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار 3۔ جنوری 2011 کی سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔